REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۲۴ — شمارہ ۴

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۰ محرم ۱۳۹۵ ہجری — ۲۳ صلح ۱۳۵۴ ہش — ۲۳ جنوری ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ صلح (جنوری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۵ جنوری کے الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

★— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★— الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۰ جنوری ۔ کل ایک بج کر ۳۵ منٹ پر بعد دوپہر پنجاب کے دیگر مقامات کی طرح قادیان میں بھی زلزلے کے ہلکے جھٹکے محسوس کئے گئے ۔ اور سب طرح خیریت رہی۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک ❖

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ارفع و اعلیٰ مقام اور بلند و بالا شان کی رُو سے ایک ہی وقت میں بشیر بھی ہیں اور دُوسروں کو روشنی پہنچانے اور انہیں منوّر کرنے والے نُور بھی ہیں

تخلیقِ کائنات کے منصوبۂ الٰہی میں سب سے اوّل اور سب سے مقدّم آپؐ ہی کا نُور تھا اور ہے

حضورؐ کے نُور سے افاضہ کے بغیر نہ پہلے کبھی کسی کو کوئی مقام ملا اور نہ آئندہ ملنا ہے۔!!

جلسہ سالانہ ربوہ کے اختتامی اجلاس میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ

قادیان — جلسہ سالانہ ربوہ کے اختتامی اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر میں حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک پُر معارف بصیرت افروز علمی خطاب کے بعد احباب جماعت کو اس للّٰہی جلسہ میں تین روزہ شرکت کے بعد رخصت فرمایا۔ حضور انور کے اس خطاب کی رپورٹ الفضل کے ذریعہ تاحال ہمیں میسّر نہیں آئی۔ تاہم لنڈن مشن کی طرف سے شائع ہونے والے "اخبار احمدیہ" اور جناب ثاقب زیروی کے ہفت روزہ "لاہور" میں جو مختصر خلاصہ شائع ہوا ہے اسے علی الترتیب احباب جماعت کے رُوحانی استفادہ کیلئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

"تیسرے روز (۲۸ دسمبر ۷۴ء) کے اختتامی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایمان افروز خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کے اس پُر معارف، بصیرت افروز اور معرکہ آراء علمی خطاب کا موضوع "ہمارے عقائد" تھا۔ حضورؐ نے اپنی تقریر کو صرف اِس حد تک محدود رکھا کہ جماعتِ احمدیہ کے عقائد کیا ہیں۔ ان عقائد کا دُوسرے مذاہب کے عقائد سے موازنہ کا پہلو درمیان میں نہیں آنے دیا۔ حضور نے علی الخصوص سلسلہ انبیاء میں افضل الرُسل خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ اور انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ارفع و اعلیٰ مقام اور بلند و بالا شان کی رو سے ایک ہی وقت میں بشیر بھی ہیں اور دوسروں کو روشنی پہنچانے اور انہیں منوّر کرنے والے نورؐ بھی ہیں۔ بشیر ہونے کے لحاظ سے آپؐ قیامت تک کے تمام بنی نوعِ انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اُسوَۃٌ حَسَنَۃٌ اور نورؐ ہونے کے لحاظ سے آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ کائنات کی علتِ غائی آپؐ ہی کا وجود باجُود ہے۔ جیسا کہ فرمایا لولاک لما خلقت الافلاک۔ نورؐ ہونے کے لحاظ سے تخلیقِ کائنات کے منصوبۂ الٰہی میں سب سے اوّل اور سب سے مقدّم آپؐ ہی کا نورؐ تھا اور ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح علیہ السلام تک اوّلین میں جتنے بھی انبیاء مبعوث ہوئے وہ سب بلا استثناء حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے نورؐ سے ہی مستفیض ہوئے۔ کیونکہ آپؐ اُس وقت بھی خاتم النبییّن تھے جبکہ ابھی آدمؑ مٹی اور پانی میں تھے۔ اسی طرح آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نورؐ سے افاضہ کے بغیر نہ پہلے کبھی کسی کو کوئی مقام ملا اور نہ آئندہ ملتا ہے۔ جس کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مقام ملتا ہے۔ وہ آپؐ ہی کے افاضہ کے نتیجہ میں ملتا ہے۔ اور یہی مطلب ہے آپؐ کے نُور ہونے کا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پونے دو بجے بعد دوپہر جلسہ گاہ میں تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ اس روز ابر چھایا ہوا تھا۔ خُنک ہوا چل رہی تھی۔ اور وقفہ وقفہ سے ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ نماز پڑھانے کے بعد حضور نے مائیک کے سامنے تشریف لاکر جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں ہزار احباب کو مخاطب کرتے ہوئے پہلے بلند آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہا اور پھر فرمایا "موسم اچھا ہو گیا ہے۔ نعرے لگا کر گرم ہو جائیں۔ یہ ارشاد سُننے کی دیر تھی کہ پُوری جلسہ گاہ نعرۂ تکبیر اللّٰہُ اَکْبَر اور خاتم الانبیاء زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے گونج اُٹھی۔ اس پر حضور نے مزید ارشاد فرمایا "ایک نعرہ "انسانیت زندہ باد" بھی لگائیں۔ اس پر اسی جذبہ و جوش سے احباب نے "انسانیت زندہ باد" کا نعرہ بھی بلند کیا۔"

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۳ صلح ۱۳۵۴ ہش!

شمالی پاکستان کے کوہ قراقرم میں قیامت خیز زلزلہ

شمالی پاکستان کے کوہستانی علاقہ قراقرم میں ۲۸ دسمبر ۷۴ء کی بھیانک شام جو قیامت خیز زلزلہ آیا اس سے ۷،۵ میل کے اس وسیع و عریض پہاڑی علاقہ کی بیشتر آبادی مختصر سے وقت میں موت کی آغوش میں چلی گئی اور پُر رونق دیہات مختصر سے وقت میں اس طرح تہہ و بالا ہو گئے کہ کئی دیہات تو صفحۂ ہستی سے ہی معدوم ہو گئے۔ ہزاروں ہزار نفوس لقمۂ اجل بن گئے۔ سرسبز چراگاہیں مویشیوں سے خالی ہو گئیں۔ موت کے منہ سے بچ جانے والوں کی بڑی تعداد ملبہ کے نیچے دبی زخموں سے چُور امداد کے لئے پکارنے لگی۔ ناگہانی آفت کے ہاتھوں بے بس نفوس کی حالتِ زار کسی بڑے المیے سے کم نہیں۔ اس تباہی کی دلدوز اطلاعات پاکستانی اخبارات کے حوالے سے اسی پرچہ میں دوسری جگہ نقل کی گئی ہیں۔ اگرچہ یہ محض ابتدائی اطلاعات ہیں، انہیں مکمل رپورٹ نہیں کہا جاسکتا۔ تاہم اس قدر تفصیلات بھی ایسی المناک ہیں کہ پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

کہا گیا ہے کہ قراقرم کے پہاڑی علاقہ میں آنے والا یہ زلزلہ اس دہائی کے زلزلوں میں جو دنیا کے مختلف حصوں میں آئے ہیں، سب سے زیادہ ہلاکت خیز ہے۔ بلاشبہ یہ تباہی اتنی بڑی ہے بقول اخبار نئی دنیا دہلی مجریہ ۱۵ جنوری ۷۵ء کہ "اس سے پاکستان اکیلا نہ نمٹ سکے گا۔ اس علاقے کے لئے قیامت سے کم نہیں۔ یہ انسانی مسئلہ ہے اور اس میں ساری دنیا کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں۔ اِسی لئے وزیرِ اعظم پاکستان نے عالمی برادری سے امداد کی اپیل کی ہے۔ اور اس کا اچھا ردِّ عمل ہوا ہے"۔

ہندوستان دو ہزار کمبل بطور امداد فوری طور پر بھیج چکا ہے اور مزید اڑھائی لاکھ روپے کی دیگر امدادی اشیاء بھیجے کی پیش کش کر چکا ہے۔ پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کے مرکز ربوہ سے شائع ہونے والے جماعتی اخبار "الفضل" کے جو پرچے یہاں موصول ہوئے ہیں ان میں شائع شدہ خبر کے مطابق حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے پہلی قسط کے طور پر آفت زدگان کی امداد کے لئے مبلغ تیس ہزار روپے وزیرِ اعظم کے امدادی فنڈ میں ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اس سے ایک غریب مذہبی جماعت کی طرف سے اپنے بنی نوع کے ساتھ دِلی ہمدردی کے عملی اظہار کا ثبوت ملتا ہے۔ اِس کے علاوہ بھی وزیرِ اعظم پاکستان کی اپیل پر دیگر بہت سے بیرونی ممالک کی طرف سے خاصی بڑی بڑی رقوم کے علاوہ مصیبت زدگان کی ضرورت کا دوسرا بہت سامان پہنچنے کی خبریں ریڈیو پاکستان سے سُننے میں آتی ہیں۔ توقع کی جاسکتی ہے کہ اس خوفناک تباہی سے زندہ بچ جانے والوں کی خاطر خواہ ریلیف سے سامان ہو جائیں۔

اگرچہ ناگہانی طور پر رُونما ہونے والی قدرتی آفتیں سب کی سب ایسی ہوتی ہیں کہ جن کے سامنے انسان قطعی طور پر بے بس اور لاچار محض بن کر رہ جاتا ہے۔ لیکن زلازل کی آفت تو ایسی ہے کہ باوجودیکہ سائنسدانوں نے ایسے آلات دریافت کر لئے جن سے ساحلِ سمندر کے علاقوں کے رہنے والوں کو سمندری طوفان کے بارہ میں قبل از وقت ہوشیار کر دینا ممکن ہو گیا ہے۔ اسی طرح زمین کی اُوپری سطح سے آلات کی مدد سے قریباً قریباً صحیح طور پر معلوم کر لیا جاتا ہے کہ اس خطۂ ارض کی تہہ میں کس قسم کے بیش بہا دولت کے ذخیرے موجود ہیں۔ مگر آہ سائنس دانوں کی بے بسی!! کہ باوجود سر توڑ کوشش اور سعیٔ بسیار کے تاحال وہ کوئی ایسی ایجاد نہیں کر پائے جس سے کسی مقام پر آنے والے زلزلہ کے بارہ میں اس علاقہ کے رہنے والوں کو قبل از وقت اُس مصیبت سے متنبہ کر سکیں۔!! یہی وجہ ہے کہ جب بھی اور جس جگہ بھی زلازل کے نتیجہ میں آنے والی تباہی آناً فاناً آتی ہے تو وہاں کی آبادی کے لئے کسی طرح کی پیش بندی کی کوئی بھی صورت عمل میں نہیں لائی جاسکتی۔ شاید قدرت کو اس قسم کی ناگہانی آفات کے ظاہر کرنے سے نوعِ انسان کے سرِ غرور کو نیچا دکھانا مقصود ہوتا ہے۔ تا کسی وقت تو وہ ایک ایسی بڑی طاقت کی طرف متوجہ ہوں جس نے موت و حیات کا سلسلہ اپنے ہی قبضہ میں رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

"خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ۔" (سُورۃ الملک آیت ۳)

(اللہ تعالیٰ موت و حیات کا خالق ہے) اُس نے موت و حیات کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ تم کو آزمائے تم میں سے کون زیادہ اچھا عمل کرنے والا ہے اور وہ غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔

اگرچہ ماہرینِ طبقات الارض نے زلازل کے وجوہ و اسباب پر بہت کچھ روشنی ڈالی ہے۔ اِس سلسلہ میں ان کی کاوشیں قابلِ قدر بھی ہیں لیکن ایسے ماہرین نے اِس سلسلہ میں جو کچھ کہا ہے وہ زلازل کے مادی پہلو سے متعلق ہی ہے۔ لیکن مادی اسباب کے ساتھ ساتھ ہر چیز کے لئے رُوحانی اسباب بھی چلتے ہیں۔ عقلمندی کا تقاضا ہے کہ ان پر بھی نگاہ رکھی جائے۔ بالخصوص جبکہ زلازل تو ایسی ناگہانی آفتوں میں شمار کیا جاتا ہے جن کے بارہ میں مادی رنگ میں پیش بندی کے طور پر نہ تو قبل از وقت کسی کو متنبہ کیا جانا ممکن ہے اور نہ ہی اُن کا مقابلہ کرنے کی کوئی تدبیر بھی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ اس کے برعکس جب بھی یہ ناگہانی آفت آتی ہے تو سینکڑوں اور ہزاروں نفوس کو لقمۂ اجل بنا کر رکھ دیتی ہے۔ اور دُنیا کی پُر رونق اور دلفریب آبادیاں آن کی آن میں زمین بوس ہو کر ان کی بے بسی کا نوحہ کرتی ہیں۔ اسی پس منظر میں آپ سُورۃ الملک کی مذکورہ بالا آیتِ کریمہ پر ایک بار پھر نگاہ ڈالیں اور دیکھیں کہ کیا زلازل کے رُونما ہونے میں طبقات الارض کے ماہرین کے بیان کردہ مادی اسباب کے ساتھ ساتھ اُس قادر و توانا خدا کی قدرت کا کرشمہ اپنا ہیبت ناک جلوہ نہیں دکھاتا جس نے موت و حیات کو اپنے قبضہ میں رکھنے کا برملا اعلان کر رکھا ہے۔!!

اِس سے ہماری اس بات کو بہت بڑی تقویت ملتی ہے جو ہم نے ابھی کہی کہ ہر چیز کے وقوع پذیر ہونے میں جہاں مادی اسباب ہیں وہاں روحانی اسباب بھی بالضرور کارفرما ہیں۔ گو اُن تک سب لوگوں کی نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں۔ ان کو وہی افرادِ خاصہ ہی دیکھ سکتے ہیں جنہیں بصیرت کی خاص نگاہیں ملی ہیں۔ بایں ہمہ اس قسم کے رُوحانی اسباب سے قطعی طور پر انکار کر دینے کی بھی کسی کو مجال نہیں۔

ان ہی دنوں میں آپ نے مختلف اخبارات میں ایسے نقشے بھی ملاحظہ کئے ہوں گے۔ جو گذشتہ ۷ سال کے عرصہ میں دُنیا کے مختلف حصّوں میں وقفہ وقفہ سے رونما ہونے والے ایسے زلازل پر مشتمل ہیں۔ جن کے ذریعہ دُنیا نے خوفناک ہلاکتوں اور تباہیوں کو دیکھا۔ اب اس مختصر سے زمانہ میں بمقابلہ پہلے زمانوں کے، زلازل کا بکثرت رُونما ہونا ایک ایسی بات ہے جس پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بالخصوص جبکہ ہر زلزلہ کے نتیجہ میں ایک خاصی تعداد انسانوں کی لقمۂ اجل بن گئی۔ اور کئی آبادیاں ویرانوں میں تبدیل ہو گئیں۔ کیا ایسے واقعات اس قابل نہیں کہ انسان ان سے درسِ عبرت حاصل کرے۔ اگرچہ ماہرین طبقات الارض زلازل کے اسباب میں کسی مقام کی تہہ کے نیچے لاوے کے بہت بڑے ذخیرہ کی موجودگی بتاتے ہیں۔ اور اس کو جھٹلایا بھی نہیں جاسکتا۔ لیکن اسی قسم کے مادی اسباب کے ساتھ ساتھ ایسے رُوحانی اسباب پر بھی سنجیدگی سے غور و فکر کر لینے کی ضرورت ہے جن کی روحانی لوگوں نے نشان دہی کی ہے۔ اور ایسے غور و فکر کی اس وجہ سے بھی بیحد ضرورت ہے کہ باوجود سائنس دانوں کی زبردست کوشش اور بڑی جدّوجہد کے ابھی تک وہ کوئی ایسا آلہ ایجاد نہیں کر پائے جس سے پیش از وقوع زلازل کے بارہ میں متعلقہ لوگوں کو متنبہ کیا جاسکے۔ لیکن اس کے برعکس جن رُوحانی افراد نے زلازل کے رُونما ہونے کے مادی اسباب کے ساتھ ساتھ ان کے رُوحانی اسباب کی طرف بھی متوجہ کیا ہے اگر ان کی توجہ دہانی پر نوعِ انسان متوجہ ہو جائے تو کیا یہ عقلمندی نہ ہوگی کہ اس سے ان ناگہانی آفات سے بچ جانے کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

قرآن مجید ایسی آسمانی کتاب ہے جو نہایت درجہ سچی اور حقّ باتوں سے پُر ہے۔ اس میں متعدد مقامات پر ایسی اُمم ماضیہ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے جو زلازل کی تباہ کاریوں کا اس طور پر شکار بن گئیں کہ اُن کا نام و نشان دُنیا سے مٹ گیا۔ اور آج عبرت کے طور پر اُن کے قصے کہانیاں دُنیا میں زبان زدِ عام ہیں۔ ان قوموں پر زلازل کی ایسی عبرتناک تباہ کاریوں سے قبل اُنہی کی طرف بھیجے گئے رُوحانی افراد نے اپنے مخاطبین کو اپنے ربّ کے ساتھ معاملہ صاف کر لینے، حدود سے تجاوز نہ کرنے اور انسانیت کے لئے جبر و قہر نہ بن جانے کی بہتیری تلقین کی۔ مگر ان سب بر وقت کی خیر خواہی کی باتوں کو بہرے کانوں سے سُنا گیا۔ مگر نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ وقت گزر جانے پر وہ زلزلہ کی صورت میں آنے والے عذابِ الٰہی کا لقمہ بن گئے!!

اس لئے بھائیو! یہ زلزلے، یہ آفاتِ ارضی و سماوی یہ سب قدرت کی طرف سے دراصل جھنجھوڑے ہوتے ہیں۔ تا نادان مخلوق جو اپنے خالق کو اس حد تک بھلا چکی ہے کہ جس رُوحانی وجود نے اُنہی میں مبعوث ہو کر اُنہیں بداعمالیوں سے باز آجانے اور خدا کی طرف رجوع کر لینے کی طرف متوجہ کیا اُسی کی آواز کو نہ صرف رد کر دیا بلکہ اُسے اور اس کی جماعت کے درپے آزار ہو گئے۔ پھر آپ ہی بتائیں کہ ایسی آفات اگر دُنیا کے کسی حصّے پر اپنا قہری جلوہ نہ دکھائیں تو کیوں نہ؟

خدا بڑا ہی رحیم و کریم ہے۔ اس کے رحم و کرم کی کوئی انتہا نہیں اور نہ نظیر۔ مگر ارحم الرّاحمین ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا غضب بھی بڑا بھاری ہے۔ سوائے اُس کی ذات کے اُس سے بچانے والا بھی کوئی نہیں۔ انسان اپنی نادانی کے سبب بعض اوقات بڑی بے باکی کی حرکات بھی کر گزرتا ہے۔ لیکن جب کسی خطہ میں اس کے غضب کے رونما ہونے کے واقعات سُننے یا دیکھنے میں آئیں تو بجائے بے باکی دکھانے کے اور کٹ حجتی کے طور پر طرح طرح کی تاویلات و تشریحات کا سہارا لینے کے عقلمندی بلکہ عافیت اسی میں ہے کہ آفت زدگان کی حالت کو دیکھ کر عبرت پکڑے اور خدا کے حضور جھک جائے۔ کیونکہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا اگلا وار کس مقام اور کن افراد پر ہونے والا ہے۔

پس زلزلہ قراقرم کے مصیبت زدگان سے جہاں ہمیں نہایت درجہ ہمدردی ہے اور ہمارا دِل اُن کی مصیبت کی تفصیل سُن کر خون ہوا جا رہا ہے اور شب و روز اُن کے حق میں ہماری بہترین دُعائیں جاری ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں اس ناگہانی مصیبت کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور اُن کا حامی و ناصر ہو۔ وہاں ہم اس حق بات کے یاد دلانے سے رہ نہیں سکتے جس سے تمام نوعِ انسان کی سچی ہمدردی وابستہ ہے۔ (آگے دیکھئے صـ۱۱ پر)

ربوہ کا جلسہ سالانہ غیروں کی نظر میں!

ربوہ کے بعض کوائف بدر کی گذشتہ اشاعتوں میں دئیے جا چکے ہیں۔ عرصہ زیر اشاعت معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کے اس سال کے جلسہ سالانہ اور حضور انور کی تقاریر کی وسیع پیمانے میں پاکستان میں اشاعت ہوئی ہے اور حضور انور کی تقاریر کے اہم فقرات جلی حروف میں شائع ہوتے رہے ہیں روزنامہ "ملت" "جنگ" انگلستان میں بھی اس جلسہ سے متعلق خبریں شائع ہوتی رہیں ذیل میں روزنامہ نوائے وقت لاہور کی ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر کی تین اشاعتوں اور روزنامہ ملت لندن کی ۳۰ دسمبر کی اشاعت میں جو خبریں شائع ہوئیں احباب جماعت کی دلچسپی کے لئے "اخبار احمدیہ" لندن کے حوالہ سے ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔ تا معلوم ہو کہ غیروں نے کیسی نظروں سے اس روحانی اجتماع کو دیکھا اور اپنے اخبارات میں اسے جگہ دی (ایڈیٹر)

"۲۶ دسمبر قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے اعلان کیا ہے کہ ان کا صدر دفتر پاکستان سے باہر منتقل نہیں کیا جائے گا۔ آج ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ جلسے کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا پاکستان کی سرزمین ہماری ماں ہے اور ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہوتی ہے۔ ہم پاکستان کو چھوڑ کر نہیں جا سکتے ہم ملک کی خدمت کریں گے۔ یہ ملک سارے قادیانیوں کا وطن ہے اور ہم نے اسے باوقار اور معزز ملکوں کی صف میں کھڑا کرنا ہے انہوں نے کہا کہ یہ ہمارا ملک ہے۔ ہم اس کے لئے قربانیاں دیتے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے۔ میں اللہ تعالے سے دعا کرتا ہوں کہ اس ملک کی مضبوطی اور استحکام کے سامان پیدا کرے انہوں نے کہا کہ سوتیلے رشتوں کے باعث جو لوگ مادرِ وطن کو تباہ کرنے کی کوششیں کرتے ہیں ان کا اقدام کسی طرح قابل ستائش نہیں ہے۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ گذشتہ برس نئی شکل میں ہم پر رحمتیں نازل ہوئیں۔ اس سال ایک جماعت نے تلخیاں پیدا کیں۔ احمدیوں کے مکان اور دکانیں لوٹیں اور نذر آتش کی گئیں۔ خدا کی عجیب شان ہے کہ نبی اکرم کے طفیل چودہ سو سال گذرنے کے باوجود آپ سے پیار کرنے والے لوگ اپنا سب اثاثہ لٹا کر میرے پاس آئے ان کے دل میں خدا کے لئے محبت اور پیار میں فرق نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک احمدی نوجوان ۳۰ لاکھ روپے کا اثاثہ لٹوا کر بشاش اور مسکرائے چہرے سے میرے پاس آیا اور اطمینان سے کہا کہ خدا کے خزانے تو خالی نہیں ہوتے۔ پہلے بھی خدا کی رحمت سے ملا تھا۔ اور اب بھی اسی سے ملے گا ۱۹۴۷ء کے خون آشام فسادات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ہمارے خاندان نے ساڑھے تین کروڑ روپے سے زائد کی جائیداد قادیان میں چھوڑی ہم خالی ہاتھ یہاں آئے۔ خدا نے آسمانوں سے فرشتوں کو بھیجا۔ اور انہوں نے ہماری ساری ضروریات پوری کیں۔ انہوں نے کہا کہ زمانے کی تلخی اور مصائب ہمارے چہرے کی مسکراہٹ نہیں چھین سکتیں ہم راضی بہ رضا ہیں۔ مرزا ناصر احمد نے دعویٰ کیا کہ ہم افواہوں سے بے نیاز ہو کر مطمئن دلوں سے اس سالانہ اجتماع میں جمع ہوتے ہیں جماعت احمدیہ ایک منفرد جماعت ہے۔ دعا کی جو توفیق احمدی کو میسر ہے کسی اور کو نہیں ہے حضرت محمد مصطفیٰ کے طفیل مہدی علیہ السلام نے خدا سے ہمارا تعارف کرایا۔ مہدی علیہ السلام نے کہا تھا کہ میں دنیا کے لئے فلاح و بہبود لے کر اسلام کو غالب کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مرزا ناصر احمد نے استفسار کیا کہ سرمایہ دارانہ حکومتیں کہاں گئیں۔ کمیونزم بھی پیچھے رہ جائے گی۔ بعد میں آنے والی دوسری طاقتیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل منزل کی جانب رواں دواں رہیں گے اور بالآخر اسلام کا جھنڈا گاڑنے والی جماعت غالب آئے گی۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ذہنی، روحانی اخلاقی اور دینی سکون کا سامان مہیا کرے اور ہم جو رسول مقبول سے دور ہو چکے ہیں ان کا قرب نصیب کرے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں شریف الفطرت انسانوں کی کثرت ہے۔ اور ہزاروں میں کہیں ایک فرد ایسا ہوگا جس کی شرافت مسخ ہو چکی ہو۔ ایسے لوگ مادرِ وطن سے سوتیلے رشتے کا تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں مادرِ وطن سے بے وفائی نہیں کرنی چاہئیے میری دعا ہے کہ اللہ تعالے پاکستان کی مضبوطی اور خوشحالی کا سامان پیدا کرے انہوں نے کہا کہ ماں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ ہم مادرِ وطن کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے اور اس کی خدمت کرتے رہیں گے مرزا احمد نے کہا کہ رسول کریم نے فرمایا ہے کہ انسان دنیا میں ماں کی خدمت کر کے جنت کا سامان پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے شکوہ کیا کہ اس دفعہ احمدیوں کے سالانہ جلسہ کے لئے خصوصی ریل گاڑیاں نہیں چلائی گئیں۔"

● ● ●

۲۷ دسمبر قادیانیوں کے مذہبی پیشوا مرزا ناصر احمد نے اعلان کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے۔ اور اسے سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی تمنا بھی نہیں ہے۔ لیکن ہم اس حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مہدی معہود کی قائم کردہ جماعت کو امتِ واحدہ کی تشکیل کا سبب بننا ہے۔ محمد صلعم سے جدا ہو کر ہماری زندگی، زندگی نہیں رہتی اس سلسلے میں ہم پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے انہوں نے کہا کہ اپنے مشن کی تکمیل کے لئے ہم نے زندگی وقف کر دی ہے اور قربانیاں دے رہے ہیں۔ مرزا ناصر احمد سالانہ جلسہ کے دوسرے روز آخری اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے مسیح علیہ السلام کی بشارت کا حوالہ دیتے ہوئے اعلان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل نوع انسان بالآخر ایک امتِ واحدہ بنے گی۔ اور اس وقت اسلام غالب آئے گا۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ دنیا سرمایہ دارانہ انقلابی اور سوشلسٹ نظاموں کی تاریکیوں میں بھٹک رہی ہے۔ یہ سارے نظام انسانی مصائب اور مسائل کا حل تلاش کرنے سے قاصر رہے ہیں۔

اس سے قبل آج صبح کے اجلاس سے مرزا محمود احمد ناصر[1]، مولانا عبد المالک اور عطاء المجیب راشد نے خطاب کیا۔ اور دعویٰ کیا کہ مسیح موعود کو احیائے اسلام اور غلبہ اسلام کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔

اشتراکیت کے داعیوں کے بلند بانگ دعووں کے باوجود غریب لوگ اشتراکیت کے نظام سے کانپنے لگتے ہیں۔ ان نظاموں کے نعرے کچھ ہیں۔ لیکن ان نظاموں کے پسِ پردہ عمل کچھ اور ہے۔ یہ سب نظام ناکام ہو گئے ہیں۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ اسلام ہی دکھی انسانیت کی تکلیفوں کا حل ہے انہوں نے کہا کہ خدا نے بندوں کو بتایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ قدسی کے طفیل امتِ مسلمہ میں ایسے انسان بھی پیدا کئے گئے ہیں جو حضور سے اکتساب کر کے خدا تعالے کے اسرار سیکھیں گے۔ اور کامیاب ہوں گے انہوں نے کہا کہ کم تعداد میں ہونے کے باوجود دوسروں کی نظروں میں غصہ، نفرت اور دہشت کے آثار دیکھتے ہیں۔ لیکن خدا کی نگاہ میں

[1] یہ سہو کتابت ہے صحیح نام میر محمود احمد ناصر ہے (بدر)

جھلکیاں

منقول از صفحہ اول روزنامہ نوائے وقت ۲۷ دسمبر ۱۹۷۴ء

○ — جلسہ گاہ کو جانے والے بہت بڑے دروازے پر جلی حروف میں لکھا ہوا تھا "میں تو تخم ریزی کے لئے آیا ہوں میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"

○ — قادیانیوں کے سالانہ جلسے کے لئے مختلف شہروں سے آنے والے لوگوں کے لئے خصوصی بسیں چلائی گئی تھیں پنڈال میں داخلے کے لئے چھ دروازے بنائے گئے تھے ہر ڈویژن کے قادیانیوں کے لئے الگ الگ دروازے تھے۔

○ — ابتدا میں خدمت خلق کے رضاکار جلسہ میں شریک ہونے والے ہر شخص کی دروازے پر تلاشی لیتے تھے اور پھر اسے پنڈال میں داخل ہونے اجازت دی جاتی بعد میں خلیفہ کی ہدایت پر یہ پابندی ختم کر دی گئی

○ — پنڈال کے باہر اسٹیج کے عقب میں اور جلسہ گاہ کے اندر پولیس اور ریزرو پولیس کے ہزاروں جوان متعین تھے۔ ربوہ کے بعض مقامات پر فوج کے دستے بھی متعین کئے گئے تھے۔

○ — خدمتِ خلق کے رضاکار ٹریفک کے کنٹرول پر مامور تھے۔ ممتاز شرکاء جلسہ اور بیرونی مندوبین کے علاوہ عام حاضرین کے لئے چاول کی پرال بچھائی گئی تھی۔

○ — پنڈال کے بیرونی جنگلے پر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ریزرو پولیس کے جوان متعین تھے۔

○ — پریس کے لئے جنوب شرق کی سمت میں اسی نوے گز کے فاصلے پر سب سے آخر میں چند نشستیں رکھی گئی تھیں۔

○ — قادیانی خواتین کا پنڈال اس جلسہ گاہ سے کئی فرلانگ دور ریلوے لائن کے پاس تھا اور زیرِ زمین تاریں بچھا کر لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ خواتین کو تقاریر سنائی گئیں۔

جماعتِ احمدیہ کے لئے پیار کا سمندر موجزن ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعتِ احمدیہ نفرت اور حقارت کے شعلوں کو محبت اور پیار سے بجھا دیں گے اور مردہ جسموں کو محمدؐ کے نور سے منور کریں گے انہوں نے کہا کہ شریعتِ محمدیہ کی شمع ہمارے ہاتھ ہے۔ اس کی عالمگیر روشنی سے انسانیت کی مشکلات دور ہو جائیں گی۔

آج جب مرزا ناصر احمد اور ان کے تابعین کاروں اور جیپوں کے قافلے میں جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے تو جلسہ گاہ کو جانے والی بڑی سڑک اور ذیلی سڑکوں پر ٹریفک روک دی گئی۔

جماعتِ احمدیہ کی توقعات کے برعکس بھارت سے کوئی مندوب یا قادیانی اس جلسہ میں شرکت کے لئے نہیں آیا۔

جھنگ، سرگودھا، لائلپور کی پولیس فورس کے علاوہ فیڈرل سکیورٹی فورس کے ہزاروں نوجوان جلسہ گاہ اور نواح میں متعین تھے ربوہ کی مسجد اقصیٰ آج جمعہ کے باوجود بند رہی۔ رضاکاروں کی بھاری جمعیت مسجد کے چاروں سمت متعین تھی اور کسی کو مسجد میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔

نماز جمعہ جلسہ گاہ میں مرزا ناصر احمد نے پڑھائی اور جمعہ اور نماز عصر کی چھ رکعتیں اکٹھی ادا کی گئیں"۔

(صفحہ اوّل روزنامہ نوائے وقت ۲۸ دسمبر ۷۴ء)

● ● ●

"۲۸ دسمبر قادیانیوں کے روحانی پیشوا مرزا ناصر احمد نے آج ربوہ کے سالانہ جلسہ کی اختتامی تقریب پر کہا کہ قرآن ایک عظیم کتاب اور ابدی صداقت ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کتاب کے نزول کو ۱۴۰۰ سال ہو چکے ہیں اور یہ عصرِ حاضر کے مسائل حل نہیں کر سکتی ان کے دماغ میں فتور ہے انہوں نے کہا کہ جماعتِ احمدیہ نے جو خدا کے علم پر بھروسہ کرنے والی جماعت ہے روحانی، اخلاقی اور عقلی برکتیں حاصل کرنے کے لئے اپنی عقلیں قرآن پاک کے قدموں میں رکھ دی ہیں۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اگر ہمارا بوٹ کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو ہم اللہ تعالیٰ سے ہی مانگتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عقل نے انسان کو مشورہ دیا کہ انسان کی ہلاکت کے لئے ایٹم بم بنائے اور آج وہی دانشور کہہ رہے ہیں کہ خدا کے لئے ایٹم کی ہلاکت آفرینی سے انسان کو بچایا جائے مرزا ناصر احمد نے کہا اگر ایٹم بم باقی رہ گئے۔ تو دنیا کی کوئی مخلوق باقی نہیں رہے گی۔ مسیح موعودؑ نے بھی کہا ہے کہ میں تمہیں عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اگر عذاب آگیا تو چرند اور پرند تک زندہ نہ بچیں گے۔ انہوں نے کہا اگر آگ حرارت پیدا نہ کرے تو علمی اور تحقیقی ترقی کی رفتار رک جائے آگ کی فطرت جلانا ہے مسیح موعودؑ نے کہا کہ اگر میرے دشمن آگ جلا کر مجھے اس میں پھینک دیں تو خدا کے حکم سے آگ مجھے نہیں جلا سکتی۔ انہوں نے کہا انسان کے لئے ضروری ہے کہ ایک ہاتھ میں دعا ہو اور دوسرے میں تدبیر ہو، دعا کی بھی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی تدبیر کی۔ انہوں نے کہا جس طرح چاند اور ستارے سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کرام نے نورِ نبوت، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا انہوں نے کہا جس طرح چاند اور ستارے سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کرام نے نورِ نبوت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔ انہوں نے کہا اگر خدا کو خاتم الانبیاء کو کامل نور بنانا مطلوب نہ ہوتا تو یہ کائنات پیدا نہ کی جاتی انہوں نے احمدیوں کو تلقین کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں اور اگر خدا کا پیار حاصل کرنا ہے تو رسول اکرم کے نور سے استفادہ کریں"۔

(صفحہ اوّل نوائے وقت لاہور ۲۹ دسمبر ۷۴ء)

● ● ●

لاہور ۲۹ دسمبر (ملت رپورٹ) قادیانی فرقے کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے کل ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ اجلاس کے آخری اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ہمارے فرقے کو مسلمانوں نے مسترد کر دیا ہے مگر ہم آئندہ دس بیس سال میں ساری دنیا پر چھا جائیں گے۔ انہوں نے پیشگوئی کی کہ سرمایہ داری اور روس اور چین کے کمیونسٹ نظام تباہ ہو جائیں گے۔ اور دنیا میں صرف قادیانی تحریک بچے گی۔ انہوں نے قادیانیوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی تحریک بلاخوف و خطر جاری رکھیں"۔

(صفحہ اوّل روزنامہ ملت لندن ۳۰ دسمبر ۷۴ء)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۴ء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب عزیزہ ممتاز مسرت صاحبہ بنت مکرم خلیل الرحمان صاحب کارکن نظارت علیا کے نکاح کا اعلان عزیزم وسیم احمد صاحب ابن عبد الشکور صاحب ساکن پونہ کے ہمراہ بعوض ۳۰۰۰ روپیہ حق مہر پر کیا۔

مورخہ ۱۷ دسمبر کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اور مورخہ ۱۸ دسمبر کو عزیزہ اپنے خاوند کے ہمراہ پونہ کے لئے روانہ ہو گئیں احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایڈیٹر بدر)

صدسالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص روحانی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

① جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

② دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

③ کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

④ تسبیح و تحمید اور درود شریف (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) کا اور اسی طرح استغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ) کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

⑤ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے، کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں:

اخبارِ قادیان

قادیان ۱۲ صلح (جنوری) آج بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے عزیزہ عائشہ صدیقہ بنت محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ کی رخصتی کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔ عزیزہ موصوفہ ۱۷ صلح کو ڈنمارک جانے کے لئے دہلی روانہ ہو گئی اور دو روز بعد ۱۹ صلح (جنوری) کو دہلی سے بذریعہ طیارہ ڈنمارک کے لئے روانہ ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین۔

قادیان ۱۷ صلح ہالینڈ کے ہمارے بھائی مکرم عبد العزیز صاحب فرناگن مع اہلیہ و بیٹی جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے بعد پرسوں ۱۵ کو دو بجے دوپہر قادیان پہنچے اور آج صبح بذریعہ کار ہالینڈ جانے کے لئے امرتسر روانہ ہو گئے۔ جہاں سے موصوف پہلے دہلی اور پھر دہلی سے بذریعہ طیارہ ہالینڈ تشریف لے گئے۔ واللہ خیر حافظًا

— مکرم سید محمد صاحب پونچھی کارکن دفتر وقفِ جدید کے ہاں ۱۷ جنوری کو دوسری بچی پیدا ہوئی اور دو روز بعد ۱۹ جنوری کو وفات پا گئی اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے آمین

درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی کے پاؤں کی ہڈی موٹر حادثہ کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے جس کی وجہ سے وہ بیمار رہیں۔ ان کی بیماری کے باعث ہمارا معاش کا ذریعہ بند ہو گیا ہے تمام احباب سے بھائی کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: ڈاکٹر محمد عارف خان بمبئی (مہاراشٹر)

جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں

مملکتِ اُردن کے فتویٰ بورڈ کے فتویٰ کفر پر ایک نظر

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

زاہدِ تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ کہتا ہے کہ مسلمان ہوں میں
(اقبال)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج کل تمام طاغوتی طاقتیں جھوٹ۔ افتراء۔ کینہ۔ بُغض۔ حسد۔ وغیرہ ہتھیاروں سے مسلّح ہو کر حق و صداقت کے خلاف میدان میں اتر آئی ہیں۔ ادھر علمائے زمانہ بھی خشیت الٰہی کو بالائے طاق رکھ کر جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ اور خالص جھوٹ کا سہارا لے کر کفر سازی کی مشین لے کر عوام کو ورغلانا اپنا مذہبی فریضہ سمجھ رہے ہیں۔ نام کے مسلمان کہلانے والوں کی ہر ایسی تنظیم اور جماعت اور اُن کے اخبارات و رسائل احمدیت کے خلاف زہر اگلنے کو "ہر جھوٹ اور افتراء کی بات کہنے اور تشدد آمیز کارروائیاں کرنے کو جہاد کا نام دے کر غازی بن رہے ہیں۔

چنانچہ روزنامہ الجمعیۃ دہلی کی ۲۰ دسمبر ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں صفحہ اوّل پر ہی "قادیانیت کے بارے میں اُردن کے فتویٰ بورڈ کا فتویٰ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔

اس فتویٰ میں مذکور تمام الزام تراشیوں اور اعتراضوں کا گزشتہ ۹۰ سال سے جماعت احمدیہ جواب دیتی آرہی ہے۔ ان کم ظرف اور کوتاہ بین "مفتیانِ دین" کو جماعت احمدیہ کے موقف کے بارے میں صدق دل سے خالی الذہن ہو کر غور و فکر کرنے کی توفیق تو نہیں ملی۔ البتہ جماعت احمدیہ کے خلاف تکفیری فتویٰ دینے سے نہیں چوکتے۔ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق اور فتنوں اور فسادوں کی جڑ اِن علماء سوء اور مفتیان کے بارے میں شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی نے پہلے ہی خبردار کیا تھا کہ:۔

"جب امام مہدی آئیں گے تو اس کے سب سے زیادہ شدید دشمن اُس زمانہ کے علماء اور فقہاء ہوں گے۔ کیونکہ اگر وہ مہدی کو مان لیں گے تو اُن کی عوام پر حکومت اور اُن پر اختیار باقی نہیں رہے گا"
(فتوحاتِ مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴)

پس تعجب کا کوئی مقام نہیں یہ لوگ ان پیشگوئیوں کو پورا کر رہے ہیں۔ اور کچھ نہیں —!

— (۱) —

اب آئیے! مذکورہ فتویٰ کی باتوں کا تحقیقی تجزیہ کریں۔ اور دیکھیں کہ جن باتوں پر اس فتویٰ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ وہ کہاں تک درست ہیں۔

سب سے پہلا قصور احمدیوں کا یہ قرار دیا گیا ہے کہ:۔

"اس گروہ کا دعویٰ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کا کلام الہام ہوتا تھا"
(الجمعیۃ)

گویا کہ حضرت احمد علیہ السلام کا دعویٰ نبوت اور آپ پر نزولِ وحی و الہام مفتیانِ دین کے نزدیک موجب کفر ہے۔ درانحالیکہ تمام مسلمان اور اُن کے علماء ایک آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کے منتظر چلے آتے ہیں۔ اس موعود شخصیت کو احادیثِ نبویہ میں "نبی اللہ" کے الفاظ میں یاد کیا گیا ہے (مسلم باب الدجال) حتیٰ کہ حضرت امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے نہایت واضح رنگ میں فرمایا تھا

من قال بسلب نبوتہ فقد کفر
(حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱)

کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت مسیح موعود اپنی آمد ثانی میں نبی نہیں ہوں گے، وہ کافر ہوگا۔

اسی طرح نواب صدیق حسن خان صاحب فرماتے ہیں۔

فھو وان کان خلیفۃً فی الامۃ المحمدیۃ فھو رسولٌ و نبیٌّ کریمٌ علیٰ حالہ
(حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۶)

یعنی باوجود اس بات کے کہ وہ اُمتِ محمدیہ کے ایک خلیفہ ہوں گے پھر بھی بدستور رسول اور نبی ہوں گے۔

ان حوالجات کی موجودگی میں اگر جماعت احمدیہ اور اس کے بانی کافر قرار پاتے ہیں تو اس فتویٰ کی زد سے وہ تمام علماء سلف بھی کسی صورت میں بچ نہیں سکتے جن کا ان حوالہ جات پر ایمان اور یقین ہے۔ اس لئے فتویٰ کے پہلے جزو کی ایک ٹانگ تو اسی جگہ ٹوٹ گئی۔

پھر رہا نزولِ وحی و الہام کا پہلو۔ سو واضح ہو کہ اسلام نے کبھی بھی کسی گونگے اور بہرے خدا کو پیش نہیں کیا ہے۔ اسلام کے نزدیک تو خدا کے پیارے اور چنیدہ بندوں سے کلام کرنا۔ اور وحی و الہام کے ذریعہ احکام و ہدایات نازل فرمانا خدا کی بے شمار صفات میں سے ایک بڑی صفت ہے۔ اور یہ صفت بھی دیگر صفات کی طرح کسی صورت میں اور کبھی بھی معطّل نہیں ہو سکتی

اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ سے علم اور وحی پا کر اس کے کلام سے مشرف ہو کر اس اُمت میں مجددین اولیاء اور اقطاب وغیرہ آتے رہتے ہیں قرآن کریم صاف اور واضح رنگ میں بیان فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ بھی ضرورت کے مطابق وحی و الہام کا سلسلہ جاری رکھے گا۔ کسی مدعیٔ وحی و الہام کو محض اس لئے کافر قرار نہیں دیا جا سکتا کہ وہ نزولِ وحی کا دعویدار ہے۔ قرآن کریم کی سورہ حٰمٓ سجدہ رکوع ۴۔ نحل رکوع ۱۔ مومن رکوع ۲ اور دیگر متعدد آیات اس بات کو ثابت کرتی ہیں۔

اگر خدا تعالیٰ کی صفت تکلّم کو معطّل قرار دیا جائے تو خدا تعالیٰ اور دیگر معبودانِ باطلہ میں کوئی تمیز نہیں رہے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے معبودانِ باطلہ کے بارے میں فرماتا ہے:۔

الم یروا انہ لا یکلمھم ولا یھدیھم سبیلا
(اعراف رکوع ۱۸)

کہ کیا مشرکین اس بات پر غور نہیں کرتے کہ ان کے معبود نہ اُن سے کلام کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے قرب کی راہ بتا سکتے ہیں۔ یہی مضمون ذرا تفصیل سے سورۂ رعد رکوع ۲ میں اور سورۂ فاطر رکوع ۲ میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے فتویٰ کفر کی پہلی بنیاد کی دوسری ٹانگ بھی قائم نہ رہ سکی۔ کیونکہ اس صورت میں سرے سے اسلام اور قرآن پاک کی امتیازی تعلیمات سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اس بارہ میں احمدیوں کا موقف بالکل واضح ہے۔ کیونکہ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالیٰ کی صفت تکلّم کو معطّل نہیں سمجھتے بلکہ نزولِ وحی والہام کے قائل ہیں۔ البتہ نئی شریعت و احکام والے وحی و الہام کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ البتہ قرآن کریم اور احادیث کی رو سے تبشیری و انذاری وحی و الہام اب بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

— (۲) —

تکفیری فتویٰ دینے والے بورڈ نے حدیث نبوی:۔

انّ مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنیٰ بیتاً فاحسنہ واجملہ .... قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین

کو پیش کر کے غیر احمدیوں کے اُسی فرسودہ استدلال کا سہارا لیا ہے جو غیر اسلامی بھی ہے اور اس کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ارفع پر بہت بڑا حرف آتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کا مفہوم اور مطلب سمجھنے میں ہمارے مخالفین بہت بڑی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس حدیث میں آنحضرت صلعم کی نبوت کا مقام بیان کرنا مقصود نہیں تھا بلکہ صرف تکمیل شریعت کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا۔ یعنی پہلے انبیاء اپنے اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق احکامِ شریعت لاتے تھے۔ لیکن حضرت نبی اکرم صلعم کے زمانہ میں عقل انسانی ارتقاء کے بلند ترین مقام پر پہنچ چکی تھی۔ آپ نے پہلی شریعتوں کو بھی شریعت محمدیہ میں شامل کر لیا اور جو کمی رہ گئی تھی اس کو بھی پورا کر کے شریعت کے محل کو مکمل کر دیا۔ چنانچہ قرآن کریم نے فیھا کتبٌ قیمۃ فرما کر اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

ہم یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ اسی قسم کی تشریح و تفصیل سلف صالحین کر چکے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن حجر العسقلانی اپنی مشہور کتاب فتح الباری فی شرح البخاری میں اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:۔

المراد ھنا النظر الی الاکمل بالنسبۃ الی الشریعۃ المحمدیۃ مع ما مضیٰ من الشرائع الکاملۃ
(فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۶۱)

یعنی اس جگہ صرف اس بات کا اظہار کرنا مقصود ہے کہ گو سابقہ شریعتیں اپنے اپنے زمانوں کی ضرورتوں کے لحاظ سے کامل ہو سکتی ہیں۔ لیکن شریعت محمدیہ نے خدائی شریعت کو واقعی صورت میں اکمل و مکمل کر دیا ہے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ محل والی حدیث میں، صرف شریعت کی تکمیل کی طرف اشارہ کیا ہے وبس۔ اس کے باوجود بطور تنزّل ان مفتیان کرام اور علماء عظام سے ہمارا یہ سوال ہے کہ اگر آنحضرت صلعم کی آمد کی وجہ سے اس محل نبوت میں کسی اور اینٹ (یعنی نبی)

کی گنجائش نہیں ہے تو پھر (آپ کے اعتقاد کے مطابق) جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے تو وہ "اینٹ" کہاں لگے گی؟ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے (آپ کے اعتقاد کے مطابق) ابھی آنا ہے تو پھر جگہ پُر ہو چکنے کے بعد ان کی اینٹ کہاں لگے گی۔ یا پھر حدیث کے الفاظ بدلو اور کہو کہ حضور صلعم کی تشریف آوری سے قبل "دو" اینٹوں کی جگہ خالی تھی۔ ایک تو حضورؐ کے ذریعہ پُر ہو گئی دوسری جگہ عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ پُر ہوگی۔ مگر کس کو جرأت ہے کہ حدیث کے الفاظ بدل سکے۔ پس معقول طور پر یہی ماننا پڑے گا کہ محل والی حدیث سے علماء زمانہ کا استدلال بالبداہت باطل ہے۔ اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کو بند کرنے کا مطلب نکالنا بہت بڑی غلطی ہے۔

—— (۳) ——

اسی تعلق میں فتویٰ بورڈ نے ایک اور حدیث نقل کی ہے:-

کانت بنوا اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی

مذکورہ مضمون میں اس حدیث کا ترجمہ اور مطلب بیان نہیں کیا ہے۔ شاید اسی میں مصلحت ہوگی۔ تاکہ عوام کو حقیقت سے دُور رکھا جائے۔ نیز فتویٰ بورڈ نے حدیث مکمل طور پر نقل نہیں کی ہے۔ حالانکہ مذکورہ حدیث کے آگے ایک اَور فقرہ ہے کہ

سیکون فی امتی خلفاء

اس حصہ کو عمداً چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ بنی اسرائیل میں ہمیشہ انبیاء ہی حکومت کیا کرتے تھے۔ جب کوئی نبی وفات پا جاتے تو ان کے جانشین بھی نبی ہی ہوتے۔ مگر میرے معاً بعد کوئی نبی نہیں ہوں گے۔ بلکہ خلفاء ہوں گے۔ اس حدیث میں سیکون فی امتی خلفاء کا فقرہ صاف بتاتا ہے کہ اس میں آنحضرت صلعم نے بعد قریب کا زمانہ مُراد لیا ہے۔ جیساکہ لفظ "س" سے ظاہر ہے جو مستقبل قریب کے لئے آتا ہے۔ یعنی میرے معاً بعد خلفاء ہوں گے اور معاً بعد نبی کوئی نہیں ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ و علی رضی اللہ عنھم صرف خلیفہ ہی تھے نبی نہیں تھے۔ یہ حدیث صرف آنحضرت صلعم اور مسیح موعودؑ کے درمیانی زمانہ کے لئے ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ

لیس بینی و بینه نبی

(ابو داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ و بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵۸)

یعنی میرے اور اُن کے (مسیح موعودؑ) کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا۔

پس اس پہلو سے بھی فتویٰ بورڈ کی یہ بات کہ آنحضرت صلعم کے بعد ہر قسم کی نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ قطعی طور پر ثابت نہ ہو سکی۔ اسی طرح بورڈ کا فتویٰ بے بنیاد رہ کر باطل قرار پایا۔

—— (۴) ——

اس کے بعد زیر نظر فتویٰ میں کہا گیا ہے کہ:-

"یہ قادیانی یا احمدی گروہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی روح مرزا غلام احمد میں حلول کر گئی ہے۔ یہ دعویٰ تناسخ ارواح کی ہی ایک شکل ہے۔ جو مسلمانوں کے اجماع اور شریعت اسلامیہ کے سراسر مخالف ہے۔"

یہ سراسر افتراء اور جھوٹ ہے۔ جماعت احمدیہ کا قطعاً یہ عقیدہ نہیں کہ "حضرت مسیح علیہ السلام کی روح حضرت مرزا غلام احمدؑ میں حلول کر گئی ہے" بلکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو حضرت مسیح ناصری کا مثیل ہونے کا دعویٰ ہے بالکل ایسا ہی جیسے خدا تعالیٰ نے خود حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیا تھا۔ جیسا کہ فرماتا ہے:-

انّا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا

(مزمّل آیت ۱۶)

اس آیت کی رو سے کوئی بھی مسلمان یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح حضرت محمد صلعم میں حلول کر گئی تھی۔ بلکہ محض مماثلت کا بیان مقصود ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں۔ بعینہٖ حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا حضرت مسیح ناصری کے مثیل ہونے کا ہے نہ یہ کہ ان کی روح حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ میں حلول کر گئی ہے کہ اس سے جماعت احمدیہ اور اس کے بانی کو نعوذ باللہ تناسخ کا قائل قرار دیا جائے۔

پس فتویٰ کی یہ وجہ بھی باطل ہو گئی —— !!

—— (۵) ——

اُردن کے فتویٰ بورڈ کی طرف سے احمدیوں کی نسبت موجبات کفر میں سے ایک یہ بات بھی گھڑی گئی ہے کہ گویا:-

"قادیانی گروہ کا دعویٰ ہے کہ قادیان کا حج اسلام کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے اسلام کے ساتھ ایک نئے فریضہ کو پیوند کر کے قادیانیوں نے بہتان باندھا ہے۔ جو سراسر مردود ہے۔"

اس بہتانِ عظیم کے جواب میں سوائے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ ایسی الزام تراشی اور کذب صریح کا مسکت جواب وہ ہزارہا احمدی حضرات ہیں جنہیں حج بیت اللہ شریف کا شرف حاصل ہوا ہے۔ درآنحالیکہ ہر احمدی صدق دل سے حج بیت اللہ کے بنیادی اور اہم اسلامی رکن کو جزو ایمان جانتا ہے۔ اور بشرطِ استطاعت یہ اہم فریضہ ادا کرتا ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس قسم کی کذب بیانی اور الزام تراشی ایک مملکت کے فتویٰ بورڈ کے شایانِ شان نہیں۔ بلکہ اس قسم کے فتوؤں سے تو خود بورڈ کی اپنی ہستی ناقابلِ اعتماد بن کر رہ جاتی ہے۔ اور کہنے والے کہہ سکتے ہیں کہ یہ فتویٰ بورڈ نہیں بلکہ فتنہ بورڈ ہے جو ایسے فتوے جاری کر کے اسلام میں فتنوں کا دروازہ کھولتا ہے

فاعتبروا یا اولی الالباب

جہاں تک "قادیان" کا تعلق ہے یہ مقام جماعت احمدیہ کا تنظیمی مرکز ہے اس کو بیت اللہ شریف کے مقابل پر پیش کرنا محض افتراء ہے۔ عجیب بات ہے ایک طرف ان ظالموں اور کذابوں کا احمدیوں پر یہ الزام ہے کہ وہ حج کے لئے مکہ مکرمہ نہیں جاتے تو دوسری طرف وہ سعودی عرب کے ذمہ دار ارکان کو غلط فہمی میں مبتلا کر کے اُنہیں حج بیت اللہ سے روکنے کی کوشش کرتے رہیں۔ احمدیوں کا حج اگر مکہ میں نہیں بلکہ قادیان میں ہوتا ہے تو احمدیوں کو حج سے روکنے کے کیا معنے ہیں۔ آخر یہ دوغلی چال کیسی؟

احمدیوں پر اس طرح کا الزام لگانے والوں کو میں سرزمینِ دکن میں واقع گلبرگہ (میسور اسٹیٹ) میں حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ کی درگاہ کی طرف دعوت دیتا ہوں جہاں ایک محراب میں جلی حروف میں لکھا ہوا تھا کہ "نیست کعبہ در دکن جز درگہ گیسو دراز" یعنی سرزمینِ دکن میں سوائے درگاہ حضرت خواجہؒ صاحب کے کوئی اور کعبہ نہیں !!

اسی طرح احمدیوں پر افتراء باندھنے والے سرزمینِ دکن کے اس "کعبہ" میں ضرور جائیں اور دیکھیں کہ وہاں پر ہر مزار کا طواف کیا جاتا ہے اور ہر قبر پر سجدے کئے جاتے ہیں !!

اس کے بعد کیا وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر کہیں گے کہ ؎

چیست یارانِ طریقت بعد ازیں تدبیر ما

—— (۶) ——

جماعت احمدیہ پر منکر جہاد اور حکومت انگریزی کا خود کاشتہ پودا وغیرہ فرسودہ اور شرمناک الزامات عائد کرنے کے بعد اُردن کے فتویٰ (فتنہ) بورڈ نے مختلف قسم کے جھوٹ اور افتراؤں پر مشتمل جو فتویٰ دیا ہے اس کے آخر میں ہمارے متعلق بعض فیصلہ جات کئے ہیں۔ مثلاً مسلمان احمدیوں سے رشتہ لینا دینا بند کریں۔ نکاح فسخ کیا جائے۔ ذبیحہ نہ کھائیں۔ قبرستان میں جگہ نہ دی جائے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے فیصلے ہمارے لئے کوئی نئے نہیں۔ گذشتہ ۸۰ سال سے علماء زمانہ اور مفتیانِ عظام نے ہمارے خلاف یہی طریقہ اختیار کیا ہوا ہے۔ اس کے باوجود احمدیوں کی روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ اور یہ فیصلے حق و صداقت قبول کرنے میں سعید روحوں کے آگے روک نہ بن سکے۔ اب بھی جو فتوے دیئے جا رہے ہیں اُن کا حشر بھی یہی ہوگا۔ اس سے مختلف نہیں۔

ہم آخر میں ان مفتیانِ دینِ متین اور محافظین ختم نبوت کی خدمت میں دردمندانہ دل سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان فتاویٰ میں اُلجھنے اور مسلمانوں کو نت نئے فتنوں میں ڈالنے کی بجائے ان کو صحیح اسلام پر کاربند کرنے کی کوشش کریں۔ خود بھی اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کریں اور اپنے حلقۂ احباب میں بھی تقویٰ کو زندہ کریں جو تمام نیکیوں کی جڑ ہے اور اسی سے قرآن مجید کی ابتداء ہوئی ہے۔ اور تقویٰ شعار مسلمان ہی دُنیا میں وہ روحانی انقلاب لا سکتے ہیں جو اسلام کے صدرِ اوّل میں صحابہ کرام نے لاکر دکھا دیا۔ اسی انقلاب کے لئے ساری دُنیا آج عالم اسلام کی طرف دیکھ رہی ہے —— !!

و باللہ التوفیق

درخواستِ دُعا

خاکسار اس سال ۴ .۱۱ اسکول اسکالرشپ امتحان میں شامل ہونے والا ہوں۔ میری نمایاں کامیابی اور دینی و دُنیاوی ترقیات کے لئے احباب کرام سے درخواستِ دُعا ہے۔ خاکسار

طارق احمد ۴ .۱۱ اسکول بھدرک

تقریر بر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۴ء

قسط اوّل

رابطہ عالم اسلامی کانفرنس کی قراردادیں
اور
ان کا واقعاتی جائزہ

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام ایک مقام پر فرماتے ہیں :-

"اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو۔ اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خداتعالیٰ کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں تو تم مجھے مت قبول کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔ بدظنیاں چھوڑ دو بدگمانیوں سے باز آجاؤ۔ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سرخ ہو رہا ہے۔ اور تم نہیں دیکھتے فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے اور انہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے اور در و دیوار لرزہ میں۔ کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک حکم لکھا گیا۔ کیا تم اس سے ناراض ہو؟ کیا تم رب العزت سے پوچھو گے کہ تو نے ایسا کیوں کہا؟ اے نادان انسان! باز آجا کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں۔"

(سراج منیر صفحہ ۵)

"رابطہ عالم اسلامی" کے معنے یہ ہیں کہ "روئے زمین پر پھیلے ہوئے وہ تمام انسان جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان ربط و تعلق باہمی اتحاد و ملاپ قائم کرنے والی انجمن یا سوسائٹی" الفاظ اور مفہوم کے اعتبار سے اس انجمن کے طول و عرض، عمق اور جہات میں بڑی گہرائی، وسعت اور کشش پائی جاتی ہے۔ لیکن جیساکہ ابھی ثابت کیا جائے گا عمل و کردار کے اعتبار سے اس پارٹی کا کوئی مقام ہی نہیں ہے بلکہ رابطہ عالم اسلامی اپنے الفاظ اور مفہوم کے ساتھ صریحاً ٹکرا رہی ہے۔

سب سے پہلا سوال تو یہی پیدا ہوتا ہے کہ اس رابطہ کو قائم کس نے کیا ہے؟ سُنّی مسلمان جو متعدد فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کو کافر اور خارج از اسلام یقین کرتے ہیں۔ کیا ان سب نے مل کر رابطہ کو قائم کیا ہے۔ نہیں! ہرگز نہیں!! ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں

پھر ایک پہلو یہ ہے کہ دورِ حاضر میں کیا ان لوگوں میں کوئی ایسی مسلّمہ شخصیت موجود ہے جس نے رابطہ کو جنم دیا ہو ؎ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

باوجود کوشش کہ ان لوگوں میں کوئی امیرالمومنین یا امام بھی موجود نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ہر پہلو سے "رابطہ عالم اسلامی" کے نام سے روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام کلمہ گو مسلمانوں کو خطرناک دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے؛

اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ کی پوزیشن نہایت واضح اور مضبوط ہے۔ اوّل یہ کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو قائم کیا ہے۔ دوّم یہ کہ جماعت ایک واجب الاطاعت امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دامن سے وابستہ ہے۔ جب ہم سرسری نگاہ اس خود ساختہ پارٹی پر ڈالتے ہیں تو اس پر ندوی، مودودی، دیوبندی اور وہابی چھائے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جب کہ ان تمام گروہوں کے متعلق بریلوی عقیدہ کے سنیوں نے جو تعداد میں ان سے بہت زیادہ ہیں۔ یہ فتویٰ دے رکھا ہے کہ :-

"یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں۔ اور جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔" (حسام الحرمین)

؎ جس کو ہم نے قطرۂ صافی تھا سمجھا اور تھی
غور سے دیکھا تو کیڑے اس میں بھی پائے ہزار

پھر اہل تشیع بھی رابطہ کی صفوں میں دکھائی نہیں دے رہے۔ لہٰذا اگر اس کا نام رابطہ عالم ندویت یا رابطہ عالم مودودیت یا رابطہ عالم دیوبندیت، ہوتا تو بات سمجھ میں آسکتی تھی۔ اس کا نام "رابطہ عالم اسلامی" رکھ کر اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کو بدترین دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

"یخادعون اللّٰہ والذین اٰمنوا"
(سورۃ البقرۃ)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

"لاخیر فی کثیر من نجوٰھم الّا من امر بصدقۃٍ او معروفٍ او اصلاحٍ بین النّاس۔ ومن یفعل ذٰلک ابتغاء مرضات اللّٰہ فسوف نؤتیہ اجراً عظیما۔ ومن یُشاقق الرسول من بعد ما تبیّن لہ الھدیٰ و یتّبع غیر سبیل المومنین نولّہ ما تولّیٰ ونصلہ جھنّم وساءت مصیرا"

(نساء رکوع ۱۷)

ان آیات میں دو طرح کے مشورے کرنے کے لئے کمیٹیاں بنانے کی نشاندہی کی گئی ہے۔

اوّل۔ ایسی کمیٹی جو صدقہ و خیرات، خدمتِ خلق، نیک اور اچھے کام کرنے کا حکم دینے والی ہو۔ اور لوگوں کے درمیان صلح اور خیرسگالی کا جذبہ بڑھانے والی ہو۔ اور اس کا مطمح نظر محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہو۔ ایسی کمیٹی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔

دوّم۔ ایسی کمیٹیاں جن کا نام تو رابطہ کی طرح بڑا پُرکشش ہو۔ وہ "انما نحن مصلحون" کا نعرہ لگانے والے ہوں۔ لیکن ان کا عمل و کردار اسوۂ نبوی کے صریحاً خلاف، فتنہ و فساد، اختلاف و منافرت پیدا کرنا اور غیر مومن بلکہ کفار کا راستہ اختیار کرنا ہو، ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا کہ ہم ان کو اس روگردانی کی سزا ضرور دیں گے۔ اور جہنم میں جلائیں گے اور بُرا ٹھکانہ ہوگا

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ اظہار کرنا پڑتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں رابطہ عالم اسلامی کی قراردادیں اس کو مؤخر الذکر کمیٹی ثابت کرتی ہیں۔ اور اس طرح رابطہ ایک "لاخیر کمیٹی" قرآنی اصطلاح میں قرار پاتی ہے۔

رابطہ کو اگر اپنے نام اور مفہوم کا کچھ بھی پاس ہوتا تو اگر یہ کمیٹی بن ہی گئی تھی تو اس کا اوّلین فرض یہ تھا کہ سب سے پہلے یہ اعلان کرتی کہ مسلمانوں کے جُبّہ پوش علماء نے جو کفر و ارتداد کے ایک دوسرے کے خلاف فتاوے دے رکھے ہیں انہیں آج رابطہ عالم اسلامی کالعدم قرار دیتی ہے۔ اور اس کے بعد "رابطہ" سُنّی علماء سے ایک توبہ نامہ لکھواتی کہ آئندہ کسی بھی کلمہ گو مسلمان کو کافر اور خارج از اسلام قرار نہیں دیں گے۔ اور جُبّہ پوش علماء جو کلمہ گو مسلمان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دے کر وفات پا چکے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے حضور قابل مواخذہ ہیں۔ اگر رابطہ اس قسم کا کوئی قدم اٹھاتی تو وہ اس کے نام اور مفہوم کے مطابق ایک مثبت قدم ہوتا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ رابطہ جیسی اکثریت کی پجاری انجمن کبھی بھی ایسا مثبت قدم اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتی کیونکہ ایسا کرنے سے سنّیوں کے وہ جُبّہ پوش علماء جنہوں نے ایک دوسرے کلمہ گو سنّیوں کو کافر قرار دے رکھا ہے۔ ان کے تیروں کا نشانہ خود رابطہ کو ہی بننا پڑتا ہے۔ اس لئے رابطہ نے مثبت پہلو کو ترک کر کے سراسر منفی پہلو اختیار کرلیا اور سب فرقوں سے بہت بڑھ کر اسلام پر عمل کرنے والی جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ہی قراردادیں پاس کر ڈالیں۔ اور یہ قراردادیں غیر انسانی ہونے کے علاوہ غیر اسلامی بھی ہیں۔ ؎

سر پہ حاوی وہ حماقت ہے کہ جاتی ہی نہیں
کفر و بدعت سے وہ رغبت ہے کہ جاتی ہی نہیں

قرارداد اوّل

رابطہ نے پہلی قرارداد اس طرح پاس کی ہے

"ہر اسلامی تنظیم، قادیانی سرگرمیوں کو جہاں بھی سرگرم عمل ہیں رد کے ان کی حقیقت سے پردہ اٹھائے اور دنیا کو اس سے واقف کرائے۔ تاکہ لوگ ان کے جال میں نہ پھنسنے پائیں۔"

اس قرارداد پر سب سے پہلا سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ ان اسلامی تنظیموں کو سُنّیوں کے جُبّہ پوش علماء نے پہلے ہی کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دے رکھا ہے۔ اب رابطہ کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ انہی تنظیموں سے اس قسم کا فتنہ و فساد پیدا کرنے والا مطالبہ کرے؟ ؎

تمہیں قاتل تمہیں شاہد تمہیں منصف ٹھہرے
اقرباء کریں میرے قتل کا دعویٰ کس پر؟

اس قرار داد کو عملی جامہ پہناتے ہوئے پاکستان میں جس درندگی کا مظاہرہ کیا گیا وہ بالکل اسی قسم کی درندگی اور سفاکیت ہے جو اختلاف عقیدہ کی بنیاد پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والی اقلیت کے خلاف مکہ کی مقدس ترین بستی میں روا رکھی گئی تھی جہاں تک جماعت احمدیہ کی ترقی کو قتل و غارت، لوٹ مار، ساڑ پھونک اور سلسلہ کے بزرگان پر کیچڑ اچھالنے اور گندے پوسٹر لگانے اور گندہ دہنی کے ذریعہ روکنے کا سوال ہے یہ حربہ تو ہر الٰہی سلسلہ کے خلاف استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یاحسرةً علی العباد ما یاتیھم من رسولٍ الا کانوا بہ یستھزءون۔

کہ دنیا کے فرزندوں پر افسوس ہے کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کا مرسل ان کی اصلاح و ہدایت کے لئے اُن کے پاس آیا وہ ہمیشہ استہزاء اور تمسخر کا نشانہ ہی اسے بناتے رہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک مقام پر فرماتے ہیں :-

"کوئی شخص واقعی طور پر میرے پر کوئی الزام نہیں لگا سکتا۔ اور نہ میرے نشانوں پر کوئی جرح کر سکتا ہے۔ اور نہ میرے بعض آسمانی نشانوں پر کوئی ایسی حرف گیری کر سکتا ہے جو وہی حرف گیری انبیاء گزشتہ پر اور ان کے بعض آسمانی نشانوں پر دشمنوں نے نہیں کی۔ جن کی حقیقت کو ان نادان متعصبوں نے نہیں سمجھا"

(اربعین ص۲)

پس جہاں تک کسی مقدس ہستی پر کیچڑ اچھالنے کا سوال ہے اور گالیاں دینے اور نکتہ چینی کرنے کا سوال ہے وہ تو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ اس سے ہٹ کر علم و عقائد اور عملی میدان میں اگر یہ لوگ ہماری حقیقتوں سے پردہ اُٹھائیں گے تو [illegible] میں فتح پہلے بھی ہمارے ہاتھ میں رہی ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔ کلمۂ شہادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں تو ہمارا کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان لوگوں نے بعض خدائی صفات دے رکھی ہیں۔ کہ وہ جسمانی مُردوں کو زندہ کرتے تھے۔ پیدائشی اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کرتے تھے، مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مارتے تو وہ پھُر کر کے اُڑتے ہوئے درختوں پر بیٹھ جاتے اور قدرتی پرندوں میں مل جل جاتے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو ہزار سال سے جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ نہ بوڑھے ہوتے ہیں نہ وفات پاتے ہیں اور اس طرح یہ لوگ عیسائیوں کے عقیدہ "مسیح ابن اللہ" کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ لہٰذا اس خود ساختہ "رابطہ عالم اسلامی" کے ساتھ ہمارا فیصلہ کن اختلاف یہی ہے۔ کیونکہ وفات مسیح ثابت ہو جانے سے باقی خدائی صفات کا بھی جو مسیح کو دی جا رہی ہیں، خود بخود قلع قمع ہو جاتا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اسی حقیقت کو اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

"یاد رہے ہم میں اور ان لوگوں میں بجز اس ایک مسئلہ کے کوئی مخالفت نہیں یعنی یہ کہ یہ لوگ نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل ہیں۔ اور ہم بموجب نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ متذکرہ بالا کے اور اجماع آئمہ اہلِ بصیرت کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔" (ایام الصلح ص۸۸)

اس فیصلہ کن حقیقت سے جوں جوں یہ لوگ پردہ اُٹھائیں گے، لوگ بڑی تیزی کے ساتھ احمدیت کو قبول کرتے جائیں گے۔

(باقی آئندہ)

"۱۹۷۴ء آفات اور مصیبتوں کا سال تھا"

کراچی ۳۱ دسمبر۔ وزیر اعظم بھٹو آج پتن کا مختصر دورہ کرنے کے بعد جب واپس یہاں پہنچے تو ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا یہ سال جس کے چند لمحے ابھی باقی ہیں آفات اور مصیبتوں کا سال نہیں رہا؟ وزیر اعظم نے جو کافی غمگین نظر آ رہے تھے گورنر سندھ بیگم رعنا لیاقت علی سے دریافت کیا، کیا آپ بھی وہم اور نحوست وغیرہ کو تسلیم کرتی ہیں؟ اس کے بعد انہوں نے خود ہی جواب دیا میں وہم پرست تو نہیں ہوں تاہم یہ حقیقت ہے کہ اس سال ہمیں تربیلا کے حادثے سے دوچار ہونا پڑا۔ تیل کا بحران بھی ہمارے لئے شدید تھا۔ خشک سالی نے بھی ہمیں پریشان کیا ہے اور اب زلزلے کا یہ المیہ ہمارے سامنے ہے! وزیر اعظم نے قدرے توقف کے بعد کہا یہ سال ختم ہو رہا ہے اب نیا سال طلوع ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ نیا سال خدا کے فضل و کرم سے پورے ملک کے لئے اچھا ثابت ہوگا۔

(امروز یکم جنوری ۷۵ء ص۱) منقول از الفضل ۷ جنوری ۷۵ء

کوئٹہ کے زلزلہ کے بعد پاکستان کی تاریخ کا شدید ترین زلزلہ

ضلع سوات کے ستّر میل کے علاقہ میں خوفناک تباہی اور شدید جانی و مالی نقصان

مرنے والوں کی تعداد ۴۷۰۰ اور زخمیوں کی تعداد پندرہ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔

راولپنڈی ــ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء ہفتہ کے روز سوا پانچ بجے شام کے قریب ضلع سوات کا قریباً ستر میل کا علاقہ شدید زلزلہ سے لرز اٹھا جس سے دور دور تک تباہی پھیل گئی ہے اور علاقہ بھر میں شدید جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ ۳۰ دسمبر کی شام تک مرنے والوں کی تعداد ۴۷۰۰ سے اوپر پہنچ چکی ہے۔ اور پندرہ ہزار سے زائد افراد زخمی ہو چکے ہیں لیکن ابھی چونکہ دور دراز علاقوں سے اطلاعات موصول نہیں ہوئی ہیں اس لئے خدشہ ہے کہ مرنے اور زخمی ہونے والوں کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔ دس دیہات میں قریباً پانچ ہزار مکانات مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں اور چار ہزار مکانوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ ۴۰ ہزار افراد متاثر ہوئے ہیں۔ شاہراہ قراقرم پر واقع گاؤں پتن رات بھر زلزلے کے شدید جھٹکوں سے لرزتا رہا۔ یہ گاؤں مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ اس کے پانچ سو مکانوں میں سے ایک مکان بھی ایسا نہیں ہے جو زمین بوس نہ ہوا ہو۔ (بحوالہ ریڈیو ۲۹، ۳۰ دسمبر ۱۹۷۴ء)

۱۹۳۵ء کے کوئٹہ کے زلزلے کے بعد ضلع سوات میں آنے والا یہ زلزلہ پاکستان کی تاریخ کا شدید ترین زلزلہ ہے۔ (مساوات ۳۰ دسمبر ۷۴ء صفحہ اوّل)

پاک فوج کے ایک مذہبی معلم مولوی عبدالغفور نے بتایا کہ وہ نماز مغرب کے لئے مسجد میں گیا ابھی مؤذن اذان دینے ہی لگا تھا کہ زلزلہ کے باعث مسجد دہل گئی اور اس کی ایک دیوار اس پر آ گری۔ مؤذن چونکہ کھلی جگہ پر تھا اس لئے وہ بچ گیا۔ اس نے اسے ملبہ تلے سے نکالا۔ مولوی عبدالغفور نے بتایا کہ وہ ساری رات زخمی ہونے کے باوجود مسجد میں پڑا رہا۔ اُس نے چٹانوں کو ٹوٹتے اور دریائے سندھ میں لڑھکتے ہوئے دیکھا۔ اس نے بتایا کہ پتن نامی قصبہ کے بازار میں ایک سو دکانیں تھیں جو سب کی سب پیوند زمین ہو گئیں۔

ایک نوجوان محمد رفیق نے جو فوج میں نرسنگ میں ہے۔ بتایا کہ جس یونٹ سے اس کا تعلق ہے وہ آج کل شاہراہِ قراقرم کی تعمیر کے سلسلہ میں پتن گاؤں کے قریب چھاؤنی ڈالے ہوئے ہے اُس نے بتایا کہ زلزلے کے جھٹکے محسوس کرنے پر وہ اپنے خیمے سے باہر نکلا ہی تھا کہ دیوار اس پر آ گری۔ جس سے وہ شدید زخمی ہو کر بیہوش ہو گیا۔ ہسپتال میں ایک اور شخص رشید کو بھی زخمی حالت میں اسی گاؤں سے لایا گیا ہے اُس نے بھی بتایا کہ زلزلے کی گڑگڑاہٹ انتہائی خوفناک تھی۔ جس سے پورا گاؤں پیوند زمین ہو گیا۔ (امروز ۳۰ دسمبر ۷۴ء ص۱)

(پتن کا قصبہ راولپنڈی سے قریباً ڈیڑھ سو میل شمال اور گلگت سے تین سو میل دور واقع ہے۔ تھاکوٹ سے اس کا فاصلہ ۳۴ میل ہے۔)

زلزلہ سے متاثرہ علاقہ کے ۲۱ گاؤں صفحۂ ہستی سے مٹ گئے

پتن کا تباہ شدہ علاقہ ہر ۱۵ منٹ بعد زلزلہ سے لرز اٹھتا ہے

ایبٹ آباد ۳۱ دسمبر۔ گزشتہ ہفتے کے روز قیامت خیز زلزلہ میں ضلع سوات میں کئی ہزار افراد کے ہلاک و زخمی ہونے کے علاوہ ضلع ہزارہ میں بھی دو ہزار افراد کے ہلاک اور ہزاروں کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ان اطلاعات کے مطابق بٹگرام سب ڈویژن ضلع ہزارہ کے علاقے الائی میں چار سو افراد اور بلاس میں سولہ سو افراد زلزلے سے جاں بحق ہو گئے ہیں۔ زلزلے کے سبب ضلع ہزارہ کے یہ علاقے تباہی و بربادی کی منہ بولتی تصویر بنے ہوئے ہیں۔ ہزاروں مکانات زمین بوس ہو چکے ہیں اور ان مکانات کے ملبے تلے دبے سینکڑوں افراد امداد کے منتظر ہیں۔ اس زلزلے سے سینکڑوں معصوم بچے یتیم کئی عورتیں بیوہ اور سینکڑوں گھروں کے چراغ بجھ گئے ہیں۔ اس علاقے میں نہ صرف انسانوں پر زلزلے نے مصائب کے پہاڑ توڑے ہیں بلکہ جانور اور مویشی تک ملبے کے ڈھیر تلے دب گئے ہیں۔ پتن کا تباہ شدہ علاقہ ہر ۱۵ منٹ کے بعد زلزلہ سے لرز اُٹھتا ہے۔

راولپنڈی سے بی بی سی کے نامہ نگاروں کی اطلاع کے مطابق زلزلے سے کم و بیش ۲۱ گاؤں یا تو مکمل تباہ ہو گئے ہیں یا انہیں شدید نقصان پہنچا ہے۔ مجموعی طور پر ۴۰ ہزار افراد تباہی سے دوچار ہوئے ہیں۔ نامہ نگاروں کا کہنا ہے کہ متاثرین کے لئے امداد ناکافی ہے اور زندہ بچ رہنے والوں کی حالت مُردوں سے بھی بدتر ہے۔ (روزنامہ "نوائے وقت" لاہور یکم جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ اوّل و ۸) (ماخوذ از الفضل یکم جنوری ۷۵ء)

قراقرم کے سلسلۂ کوہ کا ہولناک زلزلہ

برِصغیر کی تاریخ میں اس کی نظیر مشکل سے ملے گی!

روزنامہ "مشرق" لاہور کے ہفتہ وار ایڈیشن "سنڈے ایڈیشن مشرق" مورخہ ۵ رجنوری ۱۹۷۵ء میں اس کے نامہ نگار کی فراہم کردہ اطلاعات پر مبنی ایک دردِ انگیز مضمون شائع ہوا ہے جسے "ریاض" بٹالوی نے مرتب کیا ہے۔ یہ مضمون من وعن ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

"زلزلے کی تباہ کاریوں اور آفت زدہ علاقوں کا جائزہ لینے کے لئے "مشرق" کی تین رکنی ٹیم کار اور ہیلی کاپٹر کے ذریعہ دشوار گزار اور خطرناک سفر طے کر کے ۳۰ ردسمبر کو بشام پہنچی۔ اس ٹیم میں مشرق پشاور کے رپورٹر صلاح الدین احمد، فوٹو گرافر ولی الرحمٰن اور ادارے کے ایک رکن نور الحق شامل تھے نور الحق بشام کے رہنے والے ہیں اور گائیڈ کے طور پر جماعت کے ساتھ گئے تھے "مشرق" کے نمائندوں نے کوہ قراقرم کی وادیوں میں تباہیوں اور بربادیوں کے دلدوز مناظر دیکھے ہیں ذیل میں ان کے مشاہدات پر مبنی رپورٹ شائع کی جا رہی ہے۔ یہ رپورٹ مشرق کے فیچر ایڈیٹر بٹالوی نے مرتب کی ہے۔

وہ ۲۸ ردسمبر کی ایک بدقسمت شام تھی ہلکے اندھیروں میں لپٹی ہوئی کوہ قراقرم کی برف پوش چوٹیوں پر سکوت سا طاری تھا اور گھروں کے چولہوں سے اٹھتا ہوا دھواں نیم فضاؤں میں آہستہ آہستہ تحلیل ہو رہا تھا۔ یہ دھواں زندگی اور آبادیوں کی علامت ہوتا ہے لیکن ان کوہساروں کی ہنستی بستی زندگی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ چند لمحوں کے بعد برف پوش چوٹیوں کا سکوت انسانوں کی چیخوں سے ٹوٹ جائیگا اور حرکت کی علامت یہ دھواں آہوں میں بدل جائے گا پانچ بج کر دس منٹ میں اچانک تحت الارض میں پھیلا ہوا کوہ قراقرم کا یہ سلسلہ لرزنے لگا بڑی بڑی چٹانیں چوٹیوں سے کٹ کر آبادیوں پر بارش کے قطروں کی طرح برسنے لگیں پتھروں کے سینے شق ہو گئے۔ اور آناً فاناً ہزاروں مکان پیوست زمین ہو گئے چولہوں میں سلگتی آگ بجھی تو قدرتی حسن سے مالا مال یہ ملسماتی دنیا کھنڈر اور ویرانوں میں بدل گئی زلزلے نے پل بھر میں ہزاروں افراد کو موت کی نیند سلا دیا اور بے شمار انسانوں کو زخموں سے چور چور کر دیا یہ زخم روح اور جسم دونوں کو گھائل کر گئے ہیں۔

تباہ کاریاں

کہا جاتا ہے کہ قراقرم کے سلسلۂ کوہ کے اس زلزلے نے جتنی تباہی پھیلائی ہے برصغیر کی تاریخ میں اس کی نظیر مشکل سے ملے گی ۱۹۳۵ء میں بلوچستان کے صدر مقام کوئٹہ میں زبردست تباہی پھیلی تھی اور اب چالیس سال بعد ضلع سوات اور ہزارہ کی دلکش وادیاں ہیں۔ پٹن، دبیر اور ہزارہ کے کوہساروں الائی، پاکسی، ڈاکے اور تیلوس پر یہ قیامت ٹوٹی ہے سرکاری امداد و شمار کے مطابق ان قصبات اور دیہات کے ساتھ آٹھ ہزار مکان یا تو منہدم ہو گئے ہیں اور یا تو زلزلے کے جھٹکوں سے اس قدر متاثر ہوئے ہیں کہ اب وہ رہائش کے قابل نہیں رہے زلزلے نے ضلع سوات میں پٹن، مجال، دبیر شوگرام، بن کنٹر، لاہور، بشام، منزکا، ملتا پیور، کانڑہ کر ونڈا، الپوری اور شانگلا کو نقصان پہنچایا ہے۔ یہ علاقہ چین کی سرحد سے ملتا ہے اور شاہراہ ریشم یہیں سے چین میں داخل ہوتی ہے۔ ضلع ہزارہ کا الائی اور پاکسی کا علاقہ دریائے سندھ کے مشرقی کنارے پر آباد تھا اور اس علاقہ میں تبہ، تیلوس، سکھر گاہ، ٹنڈول پاشتوواہ، پرنگ اور بیلہ کے باسیوں نے قیامت کو اپنی آنکھوں سے ٹوٹتے دیکھا ہے تاریخ کی اس عظیم تباہی و بربادی نے قریباً ایک لاکھ افراد کیلئے لاتعداد انسانی، معاشی اور معاشرتی مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ مشرق کے نمائندے جب پٹن پہنچے تو انہیں چاروں طرف ٹوٹی ہوئی چٹانیں، بکھرے ہوئے پتھر اور ٹوٹے ہوئے گھروندے نظر آئے۔ چرواہوں کی اس زمین پر نہ ہی چرواہے باقی رہے تھے اور نہ ان کے ہمیانے ہوئے بھیڑوں کے ریوڑ، عبرتناک دیرانے تھے اور خاک و خون میں لتھڑی ہوئی لاشیں تھیں۔ رونے والوں کے بین تھے اور زخمیوں کی کراہیں تھیں اور جنہوں نے بلکتے تڑپتے اور دم توڑتے ہوئے اپنے بھائیوں، بابوں، ماؤں اور بچوں دوستوں اور پڑوسیوں کو دیکھا تھا وہ صرف خوفزدہ نگاہوں سے ادھر اُدھر دیکھ سکتے تھے۔

قیامت صغریٰ نے ان کی قوت گویائی اور آنکھوں کے آنسو تک چھین لئے تھے دبیر اور جمال کے لرزہ خیز اور رقت انگیز ماحول نے آس پاس کے پہاڑوں کو بھی سوگوار کیا تھا مشرق کے نمائندے کا کہنا ہے کہ پٹن۔ دبیر اور جمال کے مکینوں کو ساڑھے پانچ بجے یوں لگا جیسے آسمانوں سے پتھروں کی بارش ہونے لگی ہے اور کوہساروں کا سینہ شق ہو گیا ہے پہاڑوں کے دامن میں آباد چھوٹے چھوٹے گھروندے یا تو چٹانوں کے بوجھ تلے دب کر چکنا چور ہو گئے ہیں اور یا مکینوں سمیت زمین میں دھنس گئے ہیں پٹن میں جن لوگوں سے نمائندہ مشرق کی ملاقات ہوئی انہوں نے زلزلے کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا ہے کہ زلزلے کے جھٹکے پانچ بجکر دس منٹ پر شروع ہوئے اور صبح تک وقفے وقفے بعد پہاڑ اور زمین ہلتے رہے۔ ان دیہاتوں کے مرد نماز مغرب کی تیاریوں میں مصروف تھے اور عورتیں چولہے سلگا رہی تھیں جبکہ بچے بالے بستروں میں دبکے کھانے کے منتظر تھے زلزلہ اس طرح اچانک آیا کہ ایک مسجد میں موجود ۴۰ نمازی رکوع کی حالت میں زمین کے اندر دھنس گئے۔ ان علاقوں میں وہی لوگ زندہ بچے ہیں جو اپنے گھروں سے باہر کھلے مقامات پر تھے

مشرق کے نمائندے نے دیکھا کہ پٹن میں کئی ایک مکان کے ملبے پر دو بچے بیٹھے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں دہشت اور خوف کی پرچھائیوں کے ساتھ ساتھ انتظار کی کیفیت بھی موجود تھی انہوں نے بتایا کہ وہ صبح سے یہاں بیٹھے ہیں مگر ان کی امی اور ابا نہیں آئے۔ ایک بچے نے بڑی معصومیت اور بھولپن سے پوچھا "کیا آپ کو علم ہے کہ ہمارے ماں باپ کہاں چلے گئے ہیں؟" انہیں قطعی احساس نہیں تھا کہ موت نے انہیں زخمی کر دیا ہے۔ اور زلزلے کے جھٹکوں نے ان کے والدین کو ان سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا ہے بچے شاید کچھ اور بھی پوچھتے کہ مشرق کا نمائندہ آنکھوں میں آنسو لئے وہاں سے ہٹ گیا۔ اور انہیں اتنا بھی نہ کہہ سکا کہ اب تم ان کی گودوں کی گرمی کبھی محسوس نہیں کر سکو گے"۔

بشام کے طبی مرکز میں موضع لاہور کا ایک زخمی بچہ دوست محمد اپنے ننھے بوٹ اور جرابیں سینے سے لگائے چپ چاپ لیٹا تھا اس نے کہا کہ "میری ماں جنگل میں لکڑیاں چننے گئی ہے آتی ہی ہوگی" اس نے یہ بھی کہا تھا کہ "میرا باپ نئے کپڑے لینے شہر گیا ہوا ہے"۔ لیکن دوست محمد یہ نہیں جانتے کہ تمہارے والدین بڑی بڑی چٹانوں کے نیچے آگئے اور پستے پستے مر گئے۔ تمہاری جوان بہنیں مکان کے ملبے کے ساتھ ہی زمین کے اندر دھنس گئی تھیں اور تمہارے گھر کی ٹوٹی ہوئی چوکھٹ پر تمہارے بڑے بھائی کا خون بکھرا ہوا ہے۔

میرو نامی گاؤں میں ایک بوڑھے عبدالحق کے مکان کی چھت گرنے سے اس کی بارہ سالہ بیٹی دم توڑ گئی عبدالحق ایک پتھر لگنے سے خود بھی بُری طرح زخمی ہوا ہے اور اس کی پسلی کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں عبدالحق کو جب بھی ہوش آتا وہ اپنی بیٹی کو پکارتا اور کہتا "کاش تمہارے بجائے میں مرجاتا" عبدالحق کو اپنے گاؤں کے امام مسجد مولوی عبدالرؤف کی موت کا بھی بڑا دکھ ہے اس نے بتایا کہ میرے گاؤں کے چھ سو مویشی ملبے تلے دب کر ہلاک ہوئے ہیں۔

موضع بن کنٹر میں زرگروں کے متعدد خاندان آباد تھے۔ ان میں سے تیرہ گھرانے موت کا شکار ہو گئے ہیں۔ زرگر خاندان کا ایک زخمی رکن شاہ نذر بشام کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس نے بتایا کہ میرے بچے دیکھتے ہی دیکھتے زمین کے اندر دھنس گئے اور اسی طرح صدر خان کے گھر کے تین افراد طالع زرگر کے خاندان کی دو خواتین زندہ درگور ہو گئیں۔

مشرق کے نمائندوں نے ایک عورت کو دیکھا کہ بچہ اس کی چھاتیوں سے دودھ پی رہا تھا لیکن ماں مر چکی تھی اسی جگہ بے شمار زخمی عورتیں اور بچے موت کے خوف سے دیواروں سے چمٹے ہوئے کھڑے تھے اس علاقہ میں ایک نالہ بہتا ہے مگر اس رقت نالے کا پانی خشک ہو چکا تھا زلزلے کی تباہ کاریوں کے عینی شاہد تطہیر نے نمائندہ مشرق کو بتایا کہ وہ اپنے ایک عزیز محمد عبد اللہ کی بیٹی کی شادی کے سلسلہ میں اس کے گھر بیٹھا تھا زلزلے کا پہلا جھٹکا آیا وہ بھاگ کر مکان سے باہر نکل آیا اور جونہی وہ ایک کھلی جگہ پر پہنچا مکان کی چھت ایک [illegible] سے گری اور دلہن اپنی سہیلیوں سمیت خون کی نہروں میں نہا گئی

خوف و دہشت

نمائندہ مشرق نے آفت زدہ علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے ایک جگہ ایک معصوم بچے کی لاش اس حالت میں دیکھی کہ اس کے پاس برف تھی یوں لگ رہا تھا جیسے بچہ برف سے کھیل رہا ہے' اسی گاؤں میں دو بچوں کی لاشیں اس طرح آپس میں چمٹی ہوئی تھیں کہ جیسے وہ زلزلے کی گڑگڑاہٹ سے خوفزدہ ہو کر ایک دوسرے سے چمٹ گئے ہوں ایک مکان کے اندر چند عورتیں آگ تاپ رہی تھیں کہ چھت ان پر آن گری اور وہ وہیں ڈھیر ہو گئے ایک مُردہ بچے نے رنگین کپڑے پہن رکھے تھے شاید وہ کسی شادی میں شریک ہونے کے لیے اپنے باپ کی آمد کا منتظر تھا دو چھوٹے چھوٹے بچے اپنے گھر کے قریب بیٹھے حسرت سے اس طرف دیکھ رہے ہیں ان بیچاروں کے ماں باپ ملبے تلے دب کر ہلاک ہو گئے تھے اور ایک نوبیاہتا عورت پڑے گاؤں سے دور ایک ویران راستے پر بیٹھی شہر گئے ہوئے اپنے شوہر کا انتظار کر رہی تھی لیکن اس کا شوہر دریائے سندھ کے کنارے ایک درخت کے نیچے دبا پڑا تھا۔

(روزنامہ مشرق ۵ رجنوری ۱۹۷۵ء)

(بشکریہ الفضل ربوہ)

وصایا!

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۴۰۹۳: منکہ یوسف علی خان ولد عصمت اللہ خان صاحب قوم پٹھان پیشہ زراعت عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن دہوال ساہی سونگھڑہ ڈاکخانہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ مندرجہ ذیل ہے:۔

زمین زرعی ۲ ایکڑ اور خانہ باغ وغیرہ نصف ایکڑ ہے جو دہوال ساہی برائے سونگھڑہ مانتری موضع میں ہے۔ اس کی قیمت دس ہزار روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
العبد: یوسف علی خان۔ گواہ شد: سید شہاب الدین احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سونگھڑہ۔ گواہ شد: ذوالفقار علی خان سیکرٹری امور عامہ

وصیت نمبر ۱۴۰۹۴: منکہ کبیرا بی بی زوجہ یوسف علی خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن دہوال ساہی سونگھڑہ ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری مندرجہ ذیل جائیداد غیر منقولہ ہے:۔

میرے زر مہر پانچ سو روپے کے عوض خاوند نے مجھے ۶ کنٹھ زمین زرعی واقع موضع مانتری سونگھڑہ میں دے دی ہے۔ اس وقت اس کی قیمت ۱۲۰۰ روپے ہے میرے پاس زیورات نہیں ہیں، نہ کوئی اور منقولہ جائیداد ہے میں ۱۲۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ الامۃ: نشانی انگوٹھا کبیرا بی بی صاحبہ گواہ شد: خاوند موصیہ یوسف علی خان گواہ شد: ذوالفقار علی خان امور عامہ

وصیت نمبر ۱۴۰۹۵: منکہ طیقا بی بی زوجہ طاہر علی صاحب مرحوم قوم شیخ پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہوال ساہی سونگھڑہ ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ خاوند مرحوم کی وجہ سے مہر نہیں مل سکا۔ زیورات بھی میرے پاس نہیں ہیں۔ میرے داماد مجھے ۳۰ روپے ماہوار خوراک کیلئے دیتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کار پرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ: طیقا بی بی گواہ شد یوسف علی خان صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ گواہ شد: خاکسار سید یعقوب الرحمٰن ۱۶۰۲۰ /۷۴

وصیت نمبر ۱۴۰۹۶: منکہ امۃ الودود محصنہ خاتون زوجہ سید رشید احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی سونگھڑہ ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا زر مہر ۳۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس طلائی زیورات (گلے کا ہار، انگشتری، کانوں کے بندے ماتھے کا ٹیکہ چوڑیاں) چار تولہ قیمتی ۲۰۰۰/- روپے اور چاندی کے زیورات (پازیب چھلے) تین تولہ قیمتی ۴۰/- روپے ہے جن کی میزان ۵۵۴۰/- روپے بنتی ہے میں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد زندگی میں جو جائیداد پیدا کروں گی، اس کی اطلاع مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ: سیدہ امۃ الودود محصنہ خاتون صاحبہ گواہ شد: خاوند موصیہ خاکسار سید رشید احمد عفی عنہ ۱۷ر امان ۱۳۵۴ ہش گواہ شد۔ سید شہاب الدین

وصیت نمبر ۱۴۰۹۷: منکہ زہرہ خاتون بیوہ سید صمصام الدین صاحب مرحوم قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی سونگھڑہ ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرے پاس زیورات بھی نہیں ہیں میرا زر مہر ۵۵۰ روپے بذمہ خاوند مرحوم تھا اس کے ۱/۱۰ حصہ کے ادا کرنے کی میری وصیت کے حساب میں میرے لڑکے سید رشید احمد صاحب نے ذمہ داری قبول کی ہے سو میں ۵۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کار پرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ زہرہ خاتون
گواہ شد: خاکسار سید رشید احمد عفی عنہ ۱۷ر امان ۱۳۵۴ ہش گواہ شد: سید شہاب الدین

وصیت نمبر ۱۴۰۹۸: منکہ سید شہاب الدین ولد سید نیاز الدین صاحب قوم سید پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی سونگھڑہ ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ بہ تفصیل ذیل ہے۔

زمین زیر کاشت زرعی ۳ ایکڑ جو کوسمبی سونگھڑہ میں واقع ہے جس کی قیمت اس وقت دس ہزار روپے ہے اور موضع بیکرہ پور نزد کوسمبی ۴ کنٹھ زمین ہے جس کی قیمت بھی ادھر کی قیمت میں شامل ہے۔ ایک رہائشی مکان رقبہ پانچ کنٹھ ہے جس کی قیمت ۱۵۰۰/- روپے ہے میں پندرہ سو روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد زندگی میں جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کار پرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد: سید شہاب الدین احمد گواہ شد: خاکسار سید رشید احمد عفی عنہ ۱۷ر امان ۱۳۵۴ ہش گواہ خاکسار سید یعقوب الرحمٰن عفی عنہ ۱۷/۳/۷۴

وصیت نمبر ۱۴۰۹۹: منکہ سید جلال الدین احمد ولد سید مصباح الحق صاحب مرحوم قوم سید پیشہ کمپونڈر عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوپال پور سونگھڑہ ڈاکخانہ مذکور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری زمین ۲۱/۲ ایکڑ واقع کوسمبی دہوال ساہی برائے سونگھڑہ کاپور موضعات میں ہے کٹک میں ایک مکان کچا رقبہ ڈیڑھ کنٹھ (مرلہ) ہے جس کی قیمت ۵۰۰/- روپے ہوگی اس کے علاوہ کچھ جائیداد میرے والدین کی طرف سے ورثہ میں ہے۔ میرے حصہ میں غالباً ۳۰۰ روپے کی ہوگی گورنمنٹ کا ٹریبونل مقرر ہے جو زمین کے بارہ میں فیصلہ کرے گا اور ماہوار آمد ۶۰ روپے کی ہوگی میں اس سب جائیداد کے ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے بعد جو جائیداد پیدا ہوگی اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی مرنے کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد سید جلال الدین احمد۔ گواہ شد: خاکسار سید رشید احمد عفی عنہ ۱۳ امان ۱۳۵۳ ہش۔

گواہ شد: سید یعقوب الرحمٰن عفی عنہ ۷۴-۳-۱۶

وصیت نمبر ۱۴۱۰۰ منکہ سیدہ صادقہ خاتون زوجہ سید جلال الدین احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن گوپال پور۔ سونگڑہ۔ ڈاکخانہ کود ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴-۳-۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ تخمیناً ۱/۲ ایکڑ واقعہ کوسمبی (سونگڑہ) ہے۔ جس کی قیمت اندازاً ۷۰۰۰/- روپے ہے۔ اور ایک مکان مشترکہ ہے۔ جس کا رقبہ ۲ بیگہ ہے۔ جس کی قیمت میں ۲۰۰۰/- روپے میرا حصہ ہے۔ اور میرا مہر خاوند نے ادا کر دیا ہوا ہے۔ جس کے باعث مذکورہ بالا جائیداد ہے۔ اور میرے پاس زیورات طلائی ۲ ۱/۲ تولہ (چوڑیاں) ہیں۔ جن کی قیمت ۱۲۵۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ ۲ ۱/۲ ایکڑ زمین مزارعوں کے قبضہ میں ہے۔ جس کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ گورنمنٹ کا ٹریبونل کیا فیصلہ کرتا ہے میں ان سب جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کے مطابق صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ: صادقہ خاتون۔ گواہ شد: سید جلال الدین احمد
گواہ شد: سید یعقوب الرحمٰن عفی عنہ ۷۴-۳-۱۶

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۱۴ راگست ۷۴ء کو مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل نے خاکسار کے بیٹے عزیزم اسد اللہ صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ صفیہ بانو بنت مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب ساکن میٹھہ واڑ بعوض ۲۰۰۰/- روپے حق مہر پر کیا۔ اس موقعہ پر فریقین کی طرف سے ۱۵/- روپے اعانتِ بدر اور ۱۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں دیئے گئے۔ تمام احبابِ جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔
نیز خاکسار کی اہلیہ کی صحت اکثر ناساز رہتی ہے۔ کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار، محمد عبد اللہ میر سیکرٹری مال شوپیان (کشمیر)

(۲) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۱۳ صلح (جنوری) کو مسجد اقصیٰ میں بعد نمازِ عصر عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بی۔ اے (دختر چوہدری محمد عبد اللہ صاحب درویش سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان) کے نکاح کا عزیزم سید مبشر احمد صاحب بی۔ ایس سی، ساکن کوپن ہیگن ڈنمارک (پسر مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب ساکن ربوہ ابن مکرم سید حسن شاہ صاحب دیانی صحابی حال مقیم ربوہ) بعوض گیارہ ہزار روپیہ مہر اعلان فرمایا۔ خطبہ نکاح میں آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے مطابق میرے ذریعہ یہ رشتہ طے ہوا تھا۔ فریقین نے استخارہ اور دُعاؤں کے بعد اسے قبول کیا۔ میں پہلے بھی دُعا کرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی کروں گا۔ میں خاص طور پر تحریک کرتا ہوں کہ احباب دُعا کریں کہ یہ نکاح مبارک ہو۔ عزیزہ کا سفر بخیر و عافیت انجام پائے۔ قادیان سے اس طرز پر یہ پہلا رخصتانہ ہو رہا ہے۔ (یعنی برصغیر ہند و پاک کے باہر یہ بچی خاوند کے رخصتی کے لئے نہ آسکنے کے باعث خود اکیلی وہاں جا رہی ہے) بعد خطبہ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے احباب سمیت دُعا فرمائی۔
عزیزہ قادیان سے ۱۵ صلح کو روانہ ہو کر ۱۸ صلح (جنوری) کو دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز اسی شام کوپن ہیگن پہنچ گئی ہیں*۔ اس کی والدہ محترمہ کوئی گیارہ سال پہلے وفات پا گئی تھیں۔ اور بڑا بھائی اور اس کے اہل و عیال اور چھوٹی بہن لاہور میں ہیں۔ جن سے کئی سال سے ملاقات سے محرومی ہے۔ ایسے موقعہ پر ایسی جدائیوں کا طبعی طور پر دل پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ احباب سے مکرر دُعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار: ملک صلاح الدین ایم۔ اے
مؤلف "اصحابِ احمد" قادیان

ولادت

برادرم مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ پونچھ کے ہاں مورخہ ۱۲ جنوری ۷۵ء کو سکندر آباد میں پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد دین صاحب درویش کی پوتی اور مکرم محمد یٰسین شریف صاحب مرحوم سکندر آباد کی نواسی ہے۔ احبابِ جماعت سے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نومولودہ کے نیک، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر
نائب ایڈیٹر بدر

* عزیزہ سے پہنچنے کی اطلاع مورخہ ۱۵/۱ کو بذریعہ تار کوپن ہیگن سے موصول ہوگئی ہے الحمد للہ۔ احباب سے برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کوہِ قراقرم میں قیامت خیز زلزلہ — بقیہ از آخری صفحہ (۲)

اور وہ یہ کہ بھائیو! اپنے خدا کے ساتھ اپنا معاملہ درست کرلو۔ خدا نے جس شخص کو اس زمانہ کی رُوحانی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے اس کی آواز پر کان دھرو۔ ورنہ اُس نے تو بہت عرصہ پہلے بڑے ہی واشگاف الفاظ میں ایسی آفتوں کے آنے سے متنبہ کر دیا ہوا ہے۔ جس کا کچھ نمونہ تو دُنیا دیکھ چکی ہے۔ اگر باز نہ آئی تو کچھ نمونہ اور بھی دیکھے گی۔
چاہے کوئی کچھ کہے۔ سچی بات تو یہی ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اس زمانہ کے رُوحانی مصلح ہیں۔ اُن کے بروقت انتباہ کے باوجود جب دُنیا نے اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو قرآن مجید میں بیان شدہ سنتِ خداوندی کے مطابق کہ:-

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا۔
(بنی اسرائیل آیت ۱۶)

(ترجمہ) ہم (کسی قوم پر) ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک کہ اُن کی طرف کوئی رسول نہ بھیج دیں۔
آج دُنیا طرح طرح کے عذاب دیکھ رہی ہے۔ اور زلازل بھی منجملہ اُن الٰہی عذابوں کے بڑے عذاب ہی ہیں۔ کاش کہ دُنیا ان سے عبرت پکڑے۔ اور اصلاحِ احوال کی طرف متوجہ ہو!!

فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ !!

امتحانِ مبلغین و معلمین کرام

جملہ مبلغینِ دعوت و تبلیغ اور معلمینِ وقفِ جدید کی اطلاع کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کا امتحان حسبِ طریق نظارت دعوت و تبلیغ کی زیرِ نگرانی مورخہ ۲ امان ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲ مارچ ۱۹۷۵ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ دینی نصاب برائے سال ۵۴-۱۳۵۳ ہش (۷۵-۱۹۷۴ء) "ایّام الصلح" تالیف سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام مقرر کی گئی ہے۔ اس امتحان میں سلیکشن و سینئر گریڈ پانے والے مبلغین کے سوا دیگر سبھی مبلغین شامل ہوں گے۔

نوٹ:- مندرجہ بالا اعلان اخبار بدر ۲۵ اپریل ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۲ پر ہو چکا ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اخبار بدر کی شرح چندہ میں اضافہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ماہِ جنوری سے اخبار بدر کا چندہ سالانہ دس روپے سے بڑھا کر پندرہ روپے کر دیا ہے۔ اس کے مطابق آئندہ کے لئے حسبِ ذیل تفصیل سے خریداران چندہ بھجوایا کریں:-

سالانہ	۱۵ روپے
ششماہی	۸ روپے
ممالک غیر	۳۰ روپے
فی پرچہ	۳۰ پیسے

(مینیجر اخبار بدر قادیان)

جلسہ سالانہ ربوہ کے اختتامی اجلاس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطاب کا خلاصہ

بقیہ صفحہ اوّل

(۴) ہفت روزہ "لاہور" کے ایک غیر از جماعت نامہ نگار نے ربوہ کے جلسہ سالانہ کا آنکھوں دیکھا حال قلمبند کرتے ہوئے ۲۸ ردسمبر کے اس آخری اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر اور جلسہ گاہ کی کیفیت کو جن الفاظ میں بیان کیا ہے وہ بھی قابلِ مطالعہ ہیں۔ موصوف لکھتے ہیں:۔

" اور ۲۸ ردسمبر کا نقش (جو اس اجتماع کے نقطۂ عروج کا دن تھا) تو شاید میرے ذہن سے کبھی محو نہ ہوسکے جس وقت میرزا صاحب نے تقریر شروع کی بارش شروع ہوچکی تھی۔ ننانوے فیصد حاضرین کھلے آسمان کے نیچے تھے لیکن کیا مجال جو کوئی ذرا بھی اپنی جگہ سے ہلا۔ یا اُٹھا ہو۔ حتیٰ کہ بارش تھک کر رُک گئی۔ یہ مؤثر و دلآویز خطاب کوئی دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس میں موصوف نے احمدیہ جماعت کے عقائد کی دو بنیادی کڑیاں بیان فرمائیں۔ پہلی تو حی و قیوم خدا پر کامل ایمان اور ہر رنگ میں اُسی پر بھروسہ اور ہر ضرورت کے لئے اسی سے رجوع ــــــ اور دوسری تھی، حضرت سید ولد آدم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے دُنیا جہاں کی ہر شے سے زیادہ محبت اور اس زندہ و پائندہ رسُول صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی عظمت کے اقصائے عالم میں جھنڈے گاڑنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنا۔ آپ نے فرمایا:۔

"حضوُر پر نوُر صلے اللہ علیہ وسلّم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اوّل و آخر غرض وغایت یہی ہے۔ اور ہم سب کو اس مقصد کی تکمیل و حصُول کے لئے ہر قسم کی قربانی کرکے اپنے ربّ کا حقیقی پیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(ہفت روزہ لاہور ۶ رجنوری ۱۹۷۵ء صہ ۹)

منظوری ممبران مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷۶-۱۹۷۵ء کے لئے مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ذیل کے عہدیدار و ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے:۔

۱۔ خاکسار مرزا وسیم احمد .... انچارج وقفِ جدید
۲۔ محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب .... ممبر ״
۳۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے .... ״ ״
۴۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد الٰہ دین صاحب .... ״ ״
۵۔ مکرم سیّد اختر احمد صاحب اورینوی .... ״ ״
۶۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز .... ״ ״

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

خلوص کا مظاہرہ

مکرم محمد بشیر الدین صاحب سیکرٹری مال وڈمان (آندھرا) اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

"آج ۲/۵/۱ نمازِ جمعہ میں شرکت کے لئے حسبِ معمول ہماری جماعت کے ایک نوجوان دوست مکرم شیخ کریم احمد صاحب ریلوے انجن فائرمین آف کوکنٹلہ اسٹیشن چھ میل دُور سے سائیکل پر اپنے ساتھ ایک قیمتی ریڈیو ۔/۸۰۰ روپے مالیت کا رکھے ہوئے آئے۔

خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ جلسہ سالانہ والا پیغام سُنا اور ساتھ ہی دیگر جماعتی ابتلاء اور مظلم کی داستان۔ مخلص احمدیوں کے، فی سبیل اللہ بہت سامال جائیدادیں کھو بیٹھنے کی تفصیلات اور پاکستان میں شہدائے کرام کے واقعات سُن کر بے ساختہ رو پڑے۔ اور بعد نمازِ جمعہ فوراً ہی اپنے ساتھ لائے ہوئے ریڈیو کو یہیں رہن رکھ کر اپنا سابقہ وحالیہ وعدہ جات چندوں کا بقایا جو کہ صرف ۔/۲۷۰ روپے تھا یکمشت ادا کرکے مجھ سے رسید حاصل کرلی ہے۔ اور عہد کیا کہ انشاء اللہ آئندہ بھی اپنے ذمہ کے چندہ جات بروقت اور مکمل ادائیگی کرتا رہوں گا۔"

اللہ تعالےٰ تمام احباب کو توفیق بخشے کہ ایسے ہی خلوص کا مظاہرہ کرکے اپنے ہر قسم کے چندوں کی ادائیگی کریں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

منظوری عہدیداران وممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان

برائے سال ۱۳۵۴ ہش (۱۹۷۵ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت سال ۱۳۵۴ ہش مطابق ۱۹۷۵ء کے لئے عہدیداران وممبران صدر انجمن احمدیہ کی مندرجہ ذیل منظوری عطا فرمائی ہے:۔

۱۔ خاکسار عبدالرحمٰن فاضل .... ناظر اعلےٰ وصدر مجلس۔
۲۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ..... ایڈیشنل ناظر اعلیٰ۔ ناظر دعوت وتبلیغ۔ ناظر امُور عامّہ۔
۳۔ ״ شیخ عبدالحمید صاحب عاجز .... ناظر جائیداد۔
۴۔ ״ قریشی منظور احمد صاحب سوز ...... ناظر تعلیم۔
۵۔ ״ چوہدری فیض احمد صاحب .... ناظر بیت المال آمد
۶۔ ״ قریشی عطاء الرحمٰن صاحب .... ناظر بیت المال خرچ
۷۔ ״ مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل .... ممبر صدر انجمن احمدیہ
۸۔ ״ سید وزارت حسین صاحب اورینوی ..... ״ ״ ״ ״
۹۔ ״ سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ .... ״ ״ ״ ״
۱۰۔ ״ صدیق امیر علی صاحب موگرال (کیرالہ) ..... ״ ״ ״ ״
۱۱۔ ״ سیٹھ محمد الیاس [illegible] یادگیر (میسور سٹیٹ) ... ״ ״ ״ ״

ناظر اعلیٰ قادیان

اسماء ارکان مجلس تحریک جدید

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ نے سال ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۱۹۷۵ء) کے لئے تحریک جدید انجمن احمدیہ کے ذیل کے ارکان منظور فرمائے ہیں:۔

۱۔ خاکسار عبدالرحمٰن .... وکیل الاعلیٰ وصدر مجلس۔
۲۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب .... وکیل التعلیم والتبشیر۔
۳۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب .... وکیل المال۔
۴۔ مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب .... رُکن۔
۵۔ مکرم منظور احمد صاحب سوز .... رُکن۔
۶۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب .... رُکن۔

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

شکریۂ احباب اور درخواستِ دُعا

میرے چھوٹے بھائی مکرم مولوی سیّد محمد موسیٰ صاحب مبلّغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کٹک ریل کے حادثہ میں وفات پاگئے۔ اس جانکاہ صدمہ پر بہت سے احباب نے اپنے خطوط میں اس صدمہ پر اظہارِ افسوس کیا ہے۔ اور پسماندگان سے تعزیت فرمائی ہے۔ اور اس طرح ہماری دلی تسکین کا باعث ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس صدمہ کی وجہ سے فی الحال ہر ایک کو جواب دینے میں کچھ دیر لگے گی۔ اس لئے فوری طور پر میں اپنی طرف سے اور مرحوم کی بیوہ اور دیگر لواحقین کی طرف سے بذریعہ اخبار بدر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور درجات بلند کرے۔ اور سب پسماندگان خصوصاً مرحوم کی بیوہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: سیّد ابُوصالح
صدر جماعت احمدیہ کٹک